حجاب النساء

مؤلفہ

محترمہ شفق قادری (ایم اے اسلامیات)

باہتمام

محمد قاسم جلالی

بانی و چیئرمین ویلکم ویلفیئر ٹرسٹ

ناشر

مکتبہ غوثیہ (رجسٹرڈ)

بالمقابل مین گیٹ عسکری پارک پرانی سبزی منڈی کراچی

حمد ربِّ کائنات جل جلالہٗ

یا خدا خالقِ جہاں تو ہے
کس قدر سب پہ مہرباں تو ہے

ذرے ذرے کے دل میں گھر تیرا
قطرے قطرے کا راز داں تو ہے

کُل جہاں ہے مثالِ یک قطرہ
صِرف اک بحر بیکراں تو ہے

راز ہر دل کے جانتا ہے تو
اپنے بندوں کا پاسباں تو ہے

اِسم اعظم ہے تیرا ذکر عظیم
کون ہے کُل کا راز داں تو ہے

تو رحیم و کریم ہے لاریب
مہرباں سب پہ بے گماں تو ہے

سارے عالم ہیں تیرے حلقہ بگوش
کہ شہنشاہ ہر زماں تو ہے

دھوپ میں رنج و غم کی سب کیلئے
میرے اللہ سائباں تو ہے

خاکیؔ تیرا کوئی جواب نہیں
یہ بتا کس کا مدح خواں تو ہے

عزیزالدین خاکی

نعت سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مرادوں سے دامن بھرا ہے بہت — ہمیں تیرے در سے ملا ہے بہت

محبت سے نام نبی چوم کر — اجالے سے دل یہ بھرا ہے بہت

بھلا خلد کو دیکھ کر کیا کروں — نظارہ مدینہ کا پیارا ہے بہت

مخالف ہے کوئی ہمیں غم نہیں — نبی کا ہے ہمیں سہارا بہت

ہمیں لے کے جائیں گے جنت میں وہ — نبی سے ہمیں آسرا ہے بہت

شفیق دل میں سرکار ہیں جلوہ گر
سکون میرے دل نے پایا ہے بہت

ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

شفیق قادری

مسلمان زادیاں

شرم و عزت والیاں ہوتی ہیں عفت والیاں
وہ حسن کی شہزادیاں پردے کی ہیں آبادیاں
چشم فلک نے آج تک دیکھی نہیں جن کی جھلک
سرمایۂ شرم و حیاء زیور ہے ان کے حسن کا
شوہر کے دکھ سہتی ہیں منہ سے نہیں کہتی ہیں وہ
کب سامنے آتی ہیں غیرت سے کٹ جاتی ہیں وہ
اعزاز ملت ان سے ہے نام شرافت ان سے ہے
ایمان پہ قائم ہیں وہ
پاکیزہ و صائم ہیں وہ

حفیظ جالندھری

انتساب

.... حیاءدار خواتین کے نام ....

نذر عقیدت

میں اپنی اس کتاب کا انتساب اس ہستی کی جانب کرنے میں فخر محسوس کرتی ہوں جنہوں نے میری ہر کتاب کی اشاعت میں دامے درمے سخنے قدمے حصّہ لیا اور ان کی بھرپور کوششوں اور کاوشوں کے نتیجے میں میں اس قابل ہوسکی کہ قلم تھام سکوں اور الفاظوں کے موتی صفحہ قرطاس میں بکھیر سکوں۔

میری مراد اس سے محترم قاسم جلالی صاحب بانی وچیئر مین ویلکم ویلفیئر ٹرسٹ ہیں جو اپنی ذات میں ایک مکمل تنظیم ہیں جن کی توجہ اور شفقت سے کئی تعلیمی اِدارے ترقی کے منازل طے کر رہے ہیں جس طرح انہوں نے انسانیت کی بھلائی کیلئے قدم اٹھائے ہیں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہر کام کو آسان فرمائے اور قول وفعل وعمل کو قبول فرمائے۔ (آمین)

حدیث شریف

۱ ......ایمان کے بعد سب سے بہترین دولت نیک (صالح) عورت ہے۔

۲ ......حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عورتوں کے پاس سے گزر ہوا تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عورتو! تم صدَقہ کیا کرو میں نے جہنم میں اکثر عورتوں کو دیکھا ہے۔عرض کی گئی، اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لعنت زِیادہ کرتی ہو اپنے شوہر کی نعمتوں کی ناشکری کرتی ہو میں نے تم سے زِیادہ کسی کو نہیں دیکھا جو خود تو عقل اور دین میں ناقص ہو لیکن بڑے بڑے عقلمندوں (مردوں) کی عقل کو ناکارہ بنادے۔

شرف انسانی

اللہ تعالیٰ کی بے شمار مخلوقات میں انسان کو اشرف المخلوقات کے رُتبہ پر فائز کیا گیا اور اشرف المخلوقات میں مسلمان کو امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ اس نے ہمیں اسلام جیسی لازوال اور بے مثال دولت سے نوازا اور ہم خوش بختی سے مسلمان قرار پائے اور یوں زہے نصیب حضور سرور دوجہاں، سرور دل و جاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمّت میں شامل ہونے کا ہمیں شرف حاصل ہوا۔ اور امتی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسلمان کو اللہ تعالیٰ نے خاص اعزاز و اکرام سے نوازنے کا اس طرح اعلان فرمادیا کہ...... جو اچھا کام کرے مرد ہو یا عورت ہو اور ہو مسلمان تو ضرور اسے اچھی زندگی جلائیں گے اور ضرور انہیں ان کا (نیک) اجر دیں گے جو ان کے سب سے بہتر کام کے لائق ہو۔ (سورۃ نحل، آیت: ۹۷)

مذکورہ آیت کی روشنی میں یہ حقیقت نمایاں ہوگئی کہ مسلمان کو جو اعزاز و اکرام دینے کا وعدہ فرمایا گیا ہے وہ مرد اور عورت دونوں طبقۂ انسانی کیلئے یکساں ہے۔ اسلام دین فطرت ہونے کی حیثیت سے زندگی کے ہر شعبے اور ہر معاملے کے متعلق جامع اور منفرد علم فراہم کرتا ہے جس سے روشناس ہونے والا ہر انسان جانتا ہے کہ اسلام میں ہر ایک کے حقوق و فرائض کا واضح اور پورا پورا خیال اور اہتمام کیا گیا ہے۔ جبکہ اسلام کی شعاعیں پھیلنے سے پہلے حقوق کے حامل صرف مرد اور فرائض صرف عورتوں پر عائد ہوتے (سمجھے جاتے) تھے۔ حضور رحمۃ اللعالمین، محسنِ انسانیت، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس ناپسندیدہ روش کی تکذیب فرماتے ہوئے لوگوں کو ایسی جامع تعلیم کے زیور سے آراستہ فرمایا کہ جس کے تزین میں مرد کے ساتھ ساتھ عورت کا بھی خاص مقام نظر آتا ہے۔ اسلامی معاشرے میں عورت ماں، بہن، بیوی، بیٹی غرض ہر حیثیت سے اپنے اپنے حقوق رکھتی ہے بالکل ایسے ہی جیسے اس کیلئے فرائض مقرر کئے گئے ہیں۔ قرآنِ پاک کی سب سے بڑی سورہ سورۃ البقرہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرمارہا ہے کہ...... عورتوں کا بھی حق (مردوں پر) ایسا ہی ہے جیسا ان پر (مردوں کا حق) ہے شرع کے موافق اور مردوں کو ان پر فضیلت ہے۔ (البقرۃ، آیت: ۲۸)

معاشرہ میں عورت کی عزت و اہمیت اور مقام کا جو تعین فرمایا گیا ہے اسے سمجھنے کیلئے یہ حدیث ہی کافی ہے کہ...... اے لوگو! عورتوں کے بارے میں نیکی اور بھلائی کی وصیّت کرتا ہوں تم میری وصیت قبول کرو بے شک عورتوں کا تمہارے اوپر حق ہے تم ان کے پہنانے اور کھلانے میں نیکی اختیار کرو۔ (ابن ماجہ شریف)

اس قدر بے مثال اور لازوال احسان پر عورت کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شکر بجالاتی رہے اور اسلامی تعلیمات کا مکمل طور پر عملی نمونہ بن کر زندگی گزارے۔ تمام عبادات و معاملات میں عورت کو بطورِ خاص جس امتیازی شان کی تاکید فرمائی گئی ہے وہ خصوصیت اور اسلامی ثقافت کا نمایاں عنصر پردہ ہے۔

اسلام کی انفرادی خصوصیت (پردہ)

پردہ ہی ایسی نمایاں خوبی اور وقار ہے جو مسلمان عورت کو دُنیا کی دیگر عورات (عورت کی جمع) سے ممتاز اور افضل کرتا ہے۔

اے میری بہنو! سدا پردہ کرو   تم گلی کوچوں میں مت پھرتی رہو

ایک دفعہ معلم انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام کی ایک جماعت سے سوال کیا کہ عورتوں کے حق میں کیا بہتر ہے؟ تو حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے گھر آ کر اپنی شریک حیات شہزادیٔ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے معلوم کیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ...... نہ وہ غیر مردوں کو دیکھیں اور نہ ہی مردان کو دیکھیں۔ (دار قطنی بحوالہ بہشتی زیور ۴-۲)

حدیث قدسی ہے کہ...... نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک زہریلا تیر ہے جس نے اس کو میرے خوف سے ترک کر دیا میں اسے ایمان کا وہ درجہ دوں گا جس کی مٹھاس اور لذت وہ اپنے دِل میں محسوس کرے گا۔ (طبرانی، تفسیر ابن کثیر)

حضرت جریرہ بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کسی نامحرم پر اچانک نظر پڑ جانے سے متعلق پوچھا تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فوراً نظر پھیر لینے کا حکم فرمایا۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ...... اچانک نظر معاف ہے مگر دوسری نظر جائز نہیں۔ (ترمذی شریف)

پردہ کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ...... دیکھنے والے پر اور اس پر جس کی طرف نظر گئی اللہ کی لعنت یعنی دیکھنے والا جب بلا عذر شرعی قصداً دیکھے اور دوسرا قصداً دکھائے۔ (بیہقی)

حضرت امام قرطبی فرماتے ہیں کہ......دل کی طرف کھلنے والا سب سے بڑا دروازہ نگاہ (نظر) کا ہے آنکھ کے بہکنے سے ہی اکثر گناہ صادر ہوتے ہیں اس لئے اس سے بچنا چاہئے اور تمام محرمات سے اس کی حفاظت کرنی چاہئے۔

مسند احمد میں ابو امامہ کی روایت ہے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ...... جس مسلمان کی نگاہ کسی حسین وجمیل عورت پر پڑے اور وہ فوراً اپنی نگاہ پھیر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی عبادت میں لذت وچاشنی پیدا فرما دیتا ہے۔

غرض پردہ اسلامی معاشرہ کا شعار اور وقار ہے اور شریعت مطہرہ اس کا اطلاق مرد اور عورتوں دونوں پر کرتی ہے۔

سورۂ نور اور احکام پردہ

اللہ تعالیٰ عزوجل نے پردہ کے خصوصی احکام سورہ النور میں بیان فرمادیئے ہیں جن کا مطالعہ اور جن پر عمل ہر مسلمان کیلئے یکساں ضروری ہے تاکہ معاشرے سے بے پردگی کی غلاظت اور اس سے جنم لینے والی بدکاریوں کی یکسر رکاوٹ ممکن ہو سکے۔

اجازت لینا اور سلام کہنا

سورۂ نور میں ارشاد ہوتا ہے کہ

یا یھا الذین اٰمنوا لاَ تدخلوا بیوتا غیر بیوتِکم حتی تستانِسوا وَ تسلموا علیٰ اھلھا

ذٰلکم خیر لکم لعلکم تذکرون (سورۂ نور، آیت:۲۷)

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک کہ اجازت نہ لے لو اور ان کے ساکنوں پر سلام نہ کرلو یہ تمہارے لئے بہتر ہے کہ تم دھیان کرو۔

مذکورہ آیت میں کسی کے گھر میں بلا اجازت اور بے جھجک جانے (داخل ہونے) سے روکا گیا ہے۔ اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ ایک دفعہ ایک انصاری خاتون نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ (زمانۂ جاہلیت کی طرح) یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! ہم بسا اوقات گھروں میں تنہا ہوتی ہیں ستر عورت کی بھی احتیاط نہیں کرتیں اور دوسرے مرد آزادانہ طور پر اطلاع کئے بغیر گھروں میں داخل ہوجاتے ہیں اور ان کی نظر ہم پر نادیدنی حالت میں پڑ جاتی ہے کتنا اچھا ہو کہ آپ اس کا بھی کوئی انتظام فرمائیں۔

کسی کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لینے کے ضمن میں ارشاد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری رہنمائی فرماتا ہے کہ اگر پہلی بار یا دوسری بار جواب نہ ملے تو تیسری بار سلام کرے اور اجازت داخل ہونے کی طلب کرے اگر تین بار سلام کرنے کے بعد بھی اجازت نہ ملے تو واپس آجائے اور یہ کہ اجازت لینے کیلئے گھر کے دروازہ کے سامنے نہیں بلکہ دائیں یا بائیں جانب کھڑا ہوجائے کہ کسی بھی طرح سے بے پردگی کا خدشہ باقی نہ رہے۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تو یہاں تک تعلیم ہے کہ ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اپنی ماں کے پاس جاؤں تو اس سے بھی اجازت لوں؟ فرمایا گیا، ہاں۔ (موطا امام مالک)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ...... اپنی ماں اور بہنوں کے پاس بھی جاؤ تب بھی اجازت لے کر جاؤ۔

بلکہ فرماتے ہیں...... اپنے گھر میں اپنی بیوی بچوں کے پاس بھی جاؤ تو کم از کم کھنکار کر جاؤ۔

محرم اور نا محرم

اسلام میں نامحرموں کے درمیان پردہ کی سخت تاکید فرمائی گئی ہے اور محرموں کے سامنے رعایت بخشی گئی ہے۔

محرم سے مراد وہ مرد ہوتے ہیں جن سے نکاح ہر صورت میں اور کسی بھی وقت حرام قرار دیا گیا ہے۔

غیر محرم کے زمرے میں وہ مرد آتے ہیں جس سے نکاح کرنا حلال ہوتا ہے یا خاص صورتوں میں حلال ہو جاتا ہے۔

محرم حضرات کی تفصیل

باپ، بیٹا، بھائی، سسر، چچا، ماموں، بھانجا، بھتیجا، پوتے، نواسے وغیرہ، ان رشتوں کے مردوں کو **ابدی محرم** کہا جاتا ہے۔

غیر محرم حضرات کی تفصیل

چچا، تایا، ماموں، خالہ، پھوپھی: کے بیٹے، منہ بولے بھائی اور دیگر اجنبی مرد وغیرہ سب نامحرم ہوتے ہیں کہ ان سے کسی بھی وقت نکاح جائز ہوتا ہے اور کچھ ایسے نامحرم مرد ہوتے ہیں جن کو غیر ابدی محرم کہا جاتا ہے ان سے بھی پردہ کا خاص حکم دیا گیا ہے جیسا کہ بہنوئی، خالو، جیٹھ، دیور وغیرہ کہ جب تک بہن، پھوپھی، خالہ ان کے نکاح میں ہیں، ان سے نکاح ناجائز ہے اور ان کے انتقال کے بعد ان سے نکاح جائز ہو جاتا ہے۔

اسی طرح شوہر کے انتقال کے اور طلاق کے بعد شوہر کے بھائیوں یعنی دیور جیٹھ سے نکاح کرنا (عدت کے بعد) حلال قرار دیا گیا ہے اس روشنی میں چچی بھتیجے اور ممانی اور بھانجے کے درمیان بھی پردہ کا حکم ہے۔ مذکورہ تمام نامحرم حضرات (غیر محرم اور غیر ابدی محرم) سے عورت کو پردہ کی شدید ترین تاکید اور تنبیہہ کی گئی ہے۔

ایک عورت کے محرمات کی تفصیل اور ان کے سامنے بناؤ سنگھار کی وضاحت مندرجہ ذیل آیت میں کی گئی ہے۔

عورت کے محارم پردہ اور بناؤ سنگھار

وقل للمؤمناتِ یغضضن مِنْ ابصارهنّ ویَحفظن فروجَهنّ ولا یبدین زینتهن إِلَّا ما ظهر منهَا وَلیضْربن بخمرهن علَى جیوبهنّ ولا یبدین زینتهن إِلَّا لبعولتهن او آبائهِن او آباء بعولتهن او ابنائهن او ابناء بعولتهن او اخوانهن او بنی اخوانهنّ او بنی اخوانهِن أَوْ نسائهن او ما ملکت ایمانهن او التبعین غیر اولی الاربة من الرجالِ أَوِ الطفل الَّذین لم یُظهروا علَى عورَاتِ النِّسَاء ولا یضربن بارجلهن لیعلم ما یخفینَ من زینتهن وتوبوا إِلَى اللّٰه جمیعاً ایه الْمؤمنون لعلکم تفلحون (سورۂ نور، پ۱۸، آیت:۳۰)

ترجمہ : اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور اپنے دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا بناؤ سنگھار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا

شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگھار اور اللہ کی طرف توبہ کرو، اے مسلمانو! سب کے سب اس اُمید پر کہ تم فلاح پاؤ۔

اس آیت میں سب سے پہلے عورت کو اپنی نظروں کو قابو میں رکھنے کا حکم دیا گیا ہے کہ بدنگاہی ہی سیاہ کاری و بدکاری کی بنیاد بنتی ہے اور عورتوں کو بھی مردوں کی طرح بدفعلی سے سخت تاکید کے ساتھ منع کیا گیا ہے کہ ہر حال میں اپنی عزت اور ناموس کی حفاظت کریں اور ایسا کوئی انداز اختیار نہ کریں جس سے مردوں کو ان کی طرف رغبت اور کشش محسوس ہو۔

اور اپنے محرم مردوں کے سامنے بھی عورت کو صِرف ایسے اعضاء کھلے رکھنے کی اِجازت ہے جن کو ہر وقت چھپائے رکھنے میں دشواریوں کا سامنا ہو اور گھریلو کام کاج میں بھی دِقت محسوس ہو، جیسے دونوں ہاتھ، چہرہ اور پاؤں اور مناسب زیب و زینت جیسے سرمہ، مہندی، انگوٹھی اور چوڑیوں وغیرہ کا استعمال بھی جائز ہے اور محرم رِشتہ دار مرد کے سامنے (اگر وہ واقعی شریف ہوں تو جائز ہے) جیسے باپ، بھائی، بیٹا، چچا، ماموں، دادا، نانا، سسر، داماد، بھانجا، بھتیجا وغیرہ۔

محرم مردوں کے سامنے بھی جن اعضا کو کھلا رکھنے کی اجازت فرمائی گئی ہے ان کے سامنے بھی احتیاطیں مقرر کی گئی ہیں جن پر عمل کرنا اعلیٰ اخلاق کی علامت ہے۔ صِرف چہرہ کی ٹکیا کھلی رہے، آستینیں ہاتھ کی ہڈی تک مکمل ہوں، پاؤں کے ٹخنوں پر بھی شلوار کے پائنچے لٹکے ہوں یعنی پاؤں کے گٹے حتی المقدور ننگے نہ ہوں۔ اسی طرح سر کے بال اور سینے کا اُبھار نمایاں نہ ہو اور چادر (دوپٹہ) ایسے لینے چاہئے کہ سر کے بالوں کی رنگت ظاہر نہ ہو، غرض عورت کو اپنے سر پہ دوپٹہ ایسا لینا چاہئے کہ ایک حصّہ پشت پر رہے اور ایک حصّہ سینے پر رہے تاکہ تمام بال (سر کے) بالوں کی رنگت نظر نہ آنے پائے اور کمر، گردن، کان، گلا اور سینہ سب پردہ میں رہیں کہ عورت کی عزّت و وقار اور محرم رِشتوں کا احترام اور ناموس اسی میں پنہاں ہے۔

دوپٹہ اوڑھنے کا طریقہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو بتایا ہے اس کے مطابق عورت کو اپنے دوپٹہ کو ایک پیچ دینا چاہئے نہ کہ دو پیچ کے اوّل تو یہ ہے کہ ایک پیچ دینے کا فائدہ یہ ہوگا کہ سینہ اور پیٹھ کا زِیادہ حصہ چھپا رہے گا اور دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ دو پیچ نہ دینے سے مردوں کی طرح عمامہ باندھنے کے انداز سے مشابہت کا اندیشہ نہ رہے گا۔

اس کے بعد سورۂ نور میں عورت کو بتایا گیا ہے کہ اجنبی نامحرم لوگوں کے سامنے بناؤ سنگھار کر کے نہ جائیں۔

شوہر کیلئے بناؤ سنگھار

جبکہ شوہر کیلئے بناؤ سنگھار کی کیا اہمیّت ہے اس کا اندازہ اس رِوایت سے ہوتا ہے کہ..... عورت کا شوہر کیلئے گہنا پہننا بناؤ سنگھار کرنا باعثِ ثواب ہے بلکہ نفل نماز سے افضل ہے۔ (سنی بہشتی زیور)

ایک نیک خاتون کے واقعات میں آیا ہے کہ ان کی عادت تھی کہ ہر رات شادی کی پہلی رات کی طرح اپنے آپ کو خوب مزین و آراستہ (زیب وزینت) کرتیں تاکہ شوہر کا دِل خوش ہو اگر انکے شوہر توجہ والتفات نہ فرماتے تو بخوشی عبادت الٰہی میں مشغول ہو جاتی تھیں۔

چنانچہ شوہر کی خوشنودی کیلئے آرائش وزیبائش کی وہ تمام صورتیں جو زیبائش کا ذَرِیعہ بنتی ہیں اور جو رواج کے مطابق عام ہوں عام اصطلاح میں جسے میک اپ کہتے ہیں، سب جائز ہیں۔ (میک اپ ایسا ہو کہ جس کا جرم وضو یا غسل سے ڈھل جائے) بشرطیکہ ان میں کوئی ناپاک اجزاء شامل نہ ہوں اور ان کے استعمال سے نماز وغیرہ کی ادائیگی میں غفلت پیدا نہ ہو یا نماز مکروہ قرار نہ پائے غرض شوہر کی دلداری کیلئے چہرہ کا مساج جائز ہے۔ ابرو بنانا اور چہرہ کے بال اتارنا (Threeding) شرعاً اگرچہ مستحسن نہیں لیکن شوہر کی دلداری کیلئے فقہاء نے اسے مباح قرار دیا ہے بالوں کو رنگنا یا مہندی لگانا جائز ہے لمبے بالوں کو برابر کرنے کیلئے ایک دو انچ کاٹنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اس پر مردوں کے ساتھ مشابہت کرنے یا مردوں جیسے وضع اختیار کرنے کا اطلاق نہیں ہوتا مگر خاص خیال رہے کہ زیب وزینت کے یہ سارے کام مردوں سے کرانا حرام ہے اور ایسی عورتوں سے کرانا بھی منع ہے جو عورتوں کے جسمانی مصائب یا محاسن دوسرے مردوں کے سامنے بیان کریں۔ (تفہیم المسائل، ج ا، مفتی منیب الرحمٰن صاحب)

سورۂ نور کی آیت نمبر ۳۱ میں جن رشتوں کا ذکر آیا ہے ان کے علاوہ لوگوں کے سامنے بے پردہ یا مذکورہ زیب وزینت کے ساتھ سامنے ہونا سخت گناہ ہے۔

بَجنے والا زیور

پردہ کے ضمن میں عورتوں کو اس نازیبا حرکت سے بھی منع فرمایا گیا ہے کہ عورت زیب وزینت کیلئے اور اجنبیوں کو متوجہ کرنے کیلئے پاؤں میں ایسا زیور پہنے، جس کی جھنکار (آواز) پیدا ہوتی ہے۔ حدیث مبارک کہ الفاظ ہیں کہ..... اللہ تعالیٰ اس قوم کی دعا قبول نہیں کرتا جن کی عورتیں جھانجھن (بجنے والا زیور) پہنتی ہوں۔

لے پالک بچہ

احتیاط کیلئے یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ لے پالک بچہ (وہ بچہ جسے گود لیا جائے اور مروتاً اس کی کفالت کی جائے) بھی جب عورت کے پردہ کی باتیں جاننے لگے تو اس سے بھی پردہ لازم ہو جاتا ہے جب کہ وہ لے پالک بچہ جسے ایام رضاعت میں دودھ پلایا ہو (بچہ کی ولادت سے دو سال تک کا دَور) وہ اس (پردہ) حکم سے مستثنٰی ہوتا ہے۔

خاص احتیاط

حدیث کے مطابق مخنثوں سے بھی پردہ کی تاکید فرمائی گئی ہے اسی طرح غیر مسلم خواتین کے سامنے بھی بے پردہ ہونے کی اجازت نہیں فرمائی گئی حتیٰ کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پردہ کی اہمیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ فاحشہ اور بدنام قسم کی آبرو باختہ عورتیں بھی اگرچہ مسلمان ہوں پارسا عورتوں میں نہ آنے پائیں کہ ان سے فتنہ اور شدید تر ہے۔

گھر میں نامحرم کی آمد و رفت

پردہ کے پیش نظر گھروں میں نامحرم مردوں کے آنے جانے پر احتیاط کی جائے اور اگر کوئی شریف مرد آئے یا انہیں بلایا جائے تو پردہ کا خاص خیال رکھا جائے جیسا کہ واقعہ سے ہے:۔

ازواج مطہرات میں سے بعض امہات المؤمنین حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں تھیں کہ حضرت ابن مکتوم تشریف لائے تو نبی کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات کو پردہ کا حکم فرمایا۔ اُمہات المؤمنین نے عرض کی کہ وہ تو نابینا ہیں۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم تو نابینا نہیں ہو۔ (ترمذی شریف وابوداؤد شریف)

عورت کی آواز

عورت کے سراپا کی طرح اس کی آواز کو بھی پردہ میں رکھنے کا حکم ہے کہ نامحرم کے کانوں میں عورت کی آواز نہ جانے پائے اس ضمن میں عورت کو تلاوت کلام مجید بھی آہستہ آواز میں کرنے کا حکم ہے اسی طرح خواتین کے اجتماع میں درس دینے حمد و نعت پڑھنے یا مدرسوں میں اسمبلی کرنے (کرانے) یا سبق پڑھنے پڑھانے میں بھی خاص اہتمام رکھا جائے کہ آواز اتنی بلند نہ ہو کہ نامحرموں کی قوت سماعت سے جاٹکرائے اور آواز کے ساتھ قہقہہ مار کر ہنسنے سے خصوصی پرہیز کرنا چاہئے۔
گھروں میں بلند آواز سے بات چیت کرنے بچوں کو ڈانٹنے شوہروں یا دیگر اہل خانہ سے لڑائی جھگڑا کرنے والی خواتین مذکورہ باتوں سے عبرت حاصل کریں۔

نامحرم سے عورت کی بات چیت

ضرورتاً نامحرموں سے بات کرنا پڑے تو اسلام اس سلسلہ میں بھی رہنمائی کرتا ہے۔صاحب درمختار لکھتے ہیں کہ.....ضرورت کیلئے ہم اس بات کو جائز سمجھتے ہیں کہ عورت نامحرم سے گفتگو یا سوال جواب کرے لیکن اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ نامحرم سے بات کرتے ہوئے لمبی گفتگو کی جائے یا نرم لہجہ میں بات کی جائے یا بات میں لچک پیدا کی جائے کیونکہ ایسا کرنے سے مردوں کے دل مائل ہوں گے اور ان کی طبیعتوں میں ابھار ہوگا۔سورۂ احزاب آیت نمبر ۳۲ میں ارشاد ہوتا ہے کہ..... اگر اللہ سے ڈرو تو بات میں ایسی نرمی پیدا نہ کرو کہ دل کی کا روگی کچھ لالچ کرے ہاں اچھی بات کہو۔

عورت کا ٹھکانہ

اسلام عورتوں کو زیادہ تر اپنے گھروں میں ہی رہنے کی تعلیم دیتا ہے۔ارشاد ہوتا ہے کہ

و قرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولی (سورۂ احزاب،آیت:۳۳)

ترجمۂ کنزالایمان : اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ ہو جیسی اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔

اس آیت میں عورتوں کو گھروں میں رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ارشاد ہوتا ہے کہ

یا یها النبی قل لا زواجک و بناتک و نسآء المومنین یدنین علیهن من جلابیبهن
ذلک ادنیٰ ان یعرفن فلا یؤذین و کان اللّٰہ غفورا رحیما

ترجمہ : اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی بیبیوں اور بیٹیوں اور (سب) مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دیں کہ اپنی چادر کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو تو ستائی نہ جائیں اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور مہربان ہے۔

مذکورہ آیت کی روشنی میں یہ حقیقت نمایاں ہوتی ہے کہ عورت کو ایسا پردہ کرنا چاہئیکہ اس کا چہرہ بھی نظر نہ آئے کہ چہرہ پر نگاہیں پڑنے سے فتنہ انگیزی کی ابتداء ہوتی ہے گھر سے باہر جاتے وقت ایسا برقعہ یا چادر استعمال کی جائے کہ جس میں عورت کا پورا جسم چہرہ سمیت چھپا ہوا ہو اور اس عورت کی پہچان کرنا مشکل ہو اور یہ بھی ضروری ہے کہ پردہ کیلئے استعمال ہونے والا برقعہ یا چادر جاذب نظر اور پرکشش نہ ہو جیسا کہ آج کل رائج ہے۔رنگ برنگے برقعے،چادر اور ان پر کڑھائیوں کا رواج خود ایک فیشن ہے جو دوسروں کو عورت کی طرف دیکھنے پر مجبور کرتا ہے اسی طرح یہ رواج بھی عام ہے کہ اکثر خواتین اپنے دوپٹہ کو تہہ کر کے کندھوں پر ڈال دیتی ہیں اور سر پر چھوٹا اسکارف باندھ لیتی ہیں اور اس زعم میں مبتلا رہتی ہیں کہ ہم نے پردہ کر رکھا ہے یہ پردہ کا بھلا کون سا طریقہ ہے؟ چہرہ بھی کھلا ہوا اور جسم کے خدوخال بھی سب نمایاں ہر نامحرم لطف اندوز ہوتا رہے۔مناسب یہ ہے کہ پردہ کیلئے صرف سیاہ رنگ کا سادہ برقعہ یا بڑی چادر (سیاہ رنگ کی) کا استعمال کیا جائے کہ جس میں کسی قسم کی رغبت یا نامحرموں کو اپنی طرف مائل کرنے کا کوئی اندیشہ یا شوق شامل نہ ہو۔

عورت کا لباس

مسلمان عورتوں کو اپنے لباس پر خصوصی توجہ دینی چاہیے مرد کی ذمہ داری ہے کہ اپنی بیوی کو موسم اور رواج کے مطابق حسب توفیق لباس مہیا کرے مگر اس بات پر کڑی توجہ رکھے کہ عورت ایسا لباس تو تیار نہیں کر رہی جس سے بے حیائی کا اندیشہ ہو یا دوسرے لفظوں میں اس کا وہ لباس پہننا نہ پہننا برابر ہو۔ تنگ چست یا باریک کپڑے پہننا یا باریک دوپٹہ استعمال کرنا بے پردگی کے زمرے میں شامل ہے۔

عورت اپنا لباس (مرد) درزی کو سینے کیلئے دے یا اپنا ناپ خود اس کو دے یہ امر بھی مردوں کیلئے قابل غیرت ہے اور اس سے اجتناب بھی ضروری ہے۔ عورت کو چاہئے کہ وہ اپنا لباس خود تیار کرے یا کسی قابل اعتماد عورت سے اس طرح تیار کروائے (سلوائے) کہ ڈھیلا ڈھالا سادہ لباس تیار ہو کپڑا ایسا ہو کہ جسم کا کوئی حصہ یا رنگت نہ چھلکنے پائے اور دوپٹہ بھی ایسا ہی استعمال کیا جائے کہ بالوں کی رنگت نمایاں نہ ہوتی ہو اور لباس تنگ یا چست نہ ہو کہ جسم کی بناوٹ ظاہر ہوتی ہو۔ آج کل چھوٹی آستینوں کا رواج بھی عام ہے جو بے پردگی میں شامل ہے لہٰذا احتیاط لازمی ہے اسی طرح آج کل اکثر خواتین ایسی شلوار یا پاجامے استعمال کرتی ہیں جن سے پاؤں کے ٹخنے ننگے رہتے ہیں جبکہ عورت کے پاؤں کے ٹخنے ستر عورت میں شامل ہوتے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بی بی فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ایڑی کی جانب سے ایک بالشت کی اجازت دی ہے اور فرمایا کہ عورتوں کا کپڑا اتنا لٹکے کہ ٹخنے کو چھپائے۔ یعنی شلوار کا کپڑا (پہنچا) نہ اتنا اونچا ہو کہ عورت کے پاؤں کے ٹخنے نظر آئیں اور نہ اتنا نیچا ہو کہ زمین پر لٹکتا رہے۔

عورت کی چال ڈھال یا چلنا پھرنا

اور اپنی چال ڈھال میں نرمی اور لچک پیدا نہ کی جائے کہ غیر مرد متاثر ہوں بلکہ نامحرم مردوں کے سامنے گھر میں یا گھر سے باہر ضرورتاً چلنے پھرنے میں بھی بول چال کی طرح سنجیدگی اور وقار کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیا جائے۔

خوشبو کا استعمال

اسلامی تعلیمات کے مطابق عورت کو اپنے شوہر کی دلجوئی یا عبادت میں مشغولیت کیلئے خوشبو استعمال کرنے کی اجازت دی گئی ہے مگر ساتھ مرد اور عورت کی خوشبو کی پہچان الگ الگ رکھی ہے۔ فرمان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے کہ مردانہ خوشبو وہ ہے کہ اس کا رنگ ظاہر نہ ہو اور زنانہ خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو ظاہر نہ ہو مگر اس کا رنگ ظاہر ہوتا ہو۔ (مشکوٰۃ، نسائی، ترمذی)

عورتوں کو خوشبو لگا کر اجنبیوں (نامحرم مردوں) میں جانے کی اجازت نہیں دی گئی۔ حضرت امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وغیرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت عطر لگا کر (تیز خوشبو) مردوں کے مجمع سے گزرے تاکہ لوگ اس کی خوشبو سے لطف اندوز ہوں تو وہ عورت ایسی ویسی ۔۔۔۔ ہے۔

یہاں سخت ترین الفاظ استعمال کئے گئے ہیں خوشبو لگا کر مردوں کو لبھانے والی عورت کیلئے۔ خوشبو لگا کر مردوں میں جانے والی یا راستہ سے گزرنے والی یا شادی بیاہ کی تقریبات میں تیز خوشبو لگانے والی عورتوں کیلئے درج ذیل واقعہ شدید قابل عبرت ہے۔

غور کریں

ابوداؤد اور ابن ماجہ (صحاح ستہ میں شامل دو کتابیں) میں مروی ہے کہ ایک عورت مسجد سے نکل کر جا رہی تھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اس کے (قریب سے) پاس سے گزر ہوا تو خوشبو کی لپٹیں آپ نے محسوس کیں اسے روک کر دریافت فرمایا کہ اے خداوند جبار کی بندی! کیا تو مسجد سے آ رہی ہے۔ عرض کیا کہ جی ہاں۔ ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ اس عورت کی نماز ہرگز قبول نہیں فرماتا جو مسجد میں تیز خوشبو لگا کر جائے جب تک وہ گھر آ کر غسل جنابت نہ کر لے۔ (یعنی غسل جنابت کی طرح خوب اپنے آپ کو رگڑ رگڑ کر صاف نہ کر لیا جائے) نہ صرف عطر بلکہ دھیان رہے کہ ایسا پاؤڈر یا کریم وغیرہ کہ جس سے تیز خوشبو محسوس ہوتی ہو وہ بھی استعمال کر کے ایسی جگہ جانے یا گزرنے سے گریز کیا جائے جہاں نامحرم لوگ ہوں۔

زیورات اور مہندی کے بارے میں احتیاط

زیورات کے سلسلہ میں بھی خیال رہے کہ بجنے والا زیورات استعمال نہ کیا جائے اور ہمارے معاشرے میں (زیوارت کیلئے) جوان لڑکیوں کے کان ناک غیر مردوں سے چھدوانا یا غیر مردوں سے چوڑیاں وغیرہ پہننا غیر معیوب سمجھا جاتا ہے جبکہ یہ سخت گناہ (بے پردگی) ہے اس عمل سے بھی بچنا چاہئے اور دوسروں کو سمجھانا ضروری ہے اور عورت کو مہندی لگانا گویا کہ سنّت ہے مگر ہاتھوں کی پشت اور پاؤں وغیرہ پر مہندی لگا کر (بغیر دستانوں کے) آزادانہ چلنا پھرنا آنا جانا بھی جائز نہیں لہٰذا ہر عمل میں احتیاط کی روش اختیار کرنا لازمی ہے۔

تقریبات رسومات اور پردہ

ہر گھر میں معاشرہ کے طور طریقوں رواج علاقائی روایات کے مطابق مختلف مواقع مثلاً شادی بیاہ، بچہ کی ولادت، بیماری، فوتگی یا ایسی ہی مختلف تقریبات میں مختلف رسومات برپا کی جاتی ہیں اور ان رسومات کے انعقاد میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ پردہ کا کوئی خاص خیال نہیں رکھا جاتا یہاں تک کہ کچھ باپردہ خواتین بھی بے پردگی کی لہر میں شامل ہونا کوئی تشویش ناک امر تصوّر نہیں کرتیں اور مرد بھی اس پہلو کی طرف سے لاپرواہی برتتے ہیں جیسا کہ اکبر الہ آبادی کا شعر ہے:

بے پردہ جو کل نظر آئیں چند بیبیاں　　　اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو ان سے آپ کا پردہ کیا ہوا؟　　　کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

الغرض ہر موقع پر پردہ کا خاص اہتمام رکھنا چاہئے۔

علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے

اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حصول علم مرد کی طرح عورت کیلئے بھی ضروری ہے کہ بغیر علم کے زندگی احسن طریقے سے بسر کرنا خوشحالی سے ہمکنار ہونا اور آخرت میں سرخروئی پانا ممکن نہیں۔ علم کی بدولت ہی اچھائی برائی کی پہچان اور اخلاق حسنہ اور اخلاق رزائل میں فرق معلوم ہوتا ہے۔ عورت کیلئے علم حاصل کرنے کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہفتہ میں ایک دِن مخصوص کیا ہوا تھا کہ اس دِن صِرف خواتین خدمت معلم انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضری دے کر زیور علم سے آراستہ ہوتیں۔ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا علم میں اتنا کمال حاصل کر گئیں کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عائشہ کو عورتوں میں ایسی فضیلت حاصل ہے جیسی کھانوں میں ثرید کو۔ (گوشت کے شوربے میں روٹی کے ٹکڑے بھگو کر کھانے کو ثرید کہتے ہیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے شوق سے تناول فرماتے تھے۔)

علم دین حاصل کرنا اس لئے ضروری ہے کہ اسلام کے طور طریقے معلوم ہوں اور شریعت اسلامیہ کے مطابق نماز، روزہ، حج اور ایسی دیگر عبادات، گھر اور گھر سے باہر رہنے کے انداز، شادی سے پہلے اور شادی کے بعد زندگی گزارنے کے اسلامی قوانین معلوم ہوسکیں۔ غرض یہ کہ ایک کامیاب عورت کیسے زندگی گزارتی ہے اور دنیا اور آخرت میں سرخروئی کیسے ملتی ہے یہ سب کچھ حصول علم ہی سے ممکن ہے۔ مگر ضروری یہ ہے کہ حصول علم اور فروغ علم کے راستے میں بھی پردہ کو بطور خاص ملحوظ رکھا جائے اور مخلوط نظام تعلیم (جہاں لڑکے لڑکیاں مل کر بے پردہ تعلیم حاصل کریں) اپنانے سے گریز بلکہ ختم کرنے کی کوشش جاری رکھنی چاہئے۔

لو جان بیچ کر بھی جو علم و ہنر ملے　　　جہاں سے ملے جس سے ملے جس قدر ملے

ایک عورت کیلئے گھریلو زندگی کی تعلیمات علوم وفنون کے علاوہ دین، علم طب اور علم معاش تینوں سے واقفیت ضروری ہے بلکہ عورت کو فوجی تربیت بھی حاصل کرنا چاہئے۔

علم طب، میڈیکل تعلیم کی اہمیت اور پردہ

پردہ کے ضمن میں عورت کیلئے میڈیکل کی تعلیم بھی اہمیت کی حامل ہے کیونکہ مسلمان عورتوں کے علاج معالجہ کیلئے مسلمان لیڈی ڈاکٹر اور علم طب کی ماہر معاشرہ میں موجود ہوں۔ پردہ کی اہمیت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ضروری ہے کہ مسلمان عورت کو علاج کرانے کی ضرورت پیش آئے تو پہلے محرمہ (لیڈی ڈاکٹر) کو ترجیح دی جائے اور مسلمان لیڈی ڈاکٹر موجود نہ ہو تو غیر محرم لیڈی ڈاکٹر کو اہمیت دی جائے مرد ڈاکٹر کی ضرورت آپڑے تو مسلمان مرد ڈاکٹر کو ترجیح دیں اور اگر ایسی صورت میں بھی ممکن نہ ہو تو مجبوراً علاج معالجہ کیلئے غیر مسلم مرد ڈاکٹر ہی سے رابطہ کرلیا جائے اور مرد ڈاکٹر سے علاج کرانے میں پردہ کا خاص اہتمام رکھا جائے بحالت مجبوری بیماری کے دَوران متاثرہ عضو (احتیاط سے) ڈاکٹر کو دکھا سکتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کرنے سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ بچہ کی ولادت کے سلسلہ میں بھی مسلمان لیڈی ڈاکٹر یا دائیاں تلاش کی جائیں کیونکہ غیر مسلم عورت (دائیہ) کے سامنے اعضائے مخصوصہ کھولنے (دکھانے) کی اجازت نہیں ہے فاضل بریلوی احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مشہور زمانہ کتاب فتاویٰ رضویہ میں راقم ہیں کہ کافرہ دائی سے بچہ جنوانا حرام ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ خواتین کو باپردہ علم طب میڈیکل کی تعلیم کی طرف مائل کیا جائے تاکہ پردہ کی پاسداری میں علاج معالجہ ممکن ہو سکے۔

عورت کیلئے علم معاش کی اہمیت

اسلام میں عورت کو بھی مرد کی طرح وراثت کا حقدار بنایا گیا ہے اور اسے بھی جائیداد رکھنے خریدنے یا کاروبار (باپردہ) کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی گئی ہے جیسا کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرب کی مشہور تاجرہ کی حیثیت سے معروف تھی اور باپردہ اپنا مال تجارت منڈیوں میں بھیجا کرتی تھیں لہٰذا حساب کتاب اور کاروبار کی اونچ نیچ سمجھنے کیلئے ذہانتِ علمی ضروری ہے تاکہ عورت بحالت مجبوری اپنا بچوں کا یا مجبور ماں باپ یا معذور و مجبور شوہر کا گزر بسر کرنے کیلئے کوئی مناسب کام پردہ کے ساتھ کر سکے اور کسی کی محتاجی یا گداگری سے گھر والوں کو یا اپنے آپ کو بچا سکے۔

اپنی عظمت کو اپنی نگاہوں سے بھی دیکھ　　　تیرے جلوؤں سے ہے معمور ضمیر انساں

عورت کیلئے فوجی تربیت کی اہمیت

گویا کہ ایک عورت کے بنیادی فرائض میں گھریلو زندگی کو خوشگوار بنانا اخراجات میں قناعت کرنا شوہر کی دولت اور اموال کو اس کی اجازت کے بغیر خرچ نہ کرنا نہ ہی خیانت کرنا بچوں کی پرورش ونگہداشت اور ان کی تعلیم وتربیت میں جان توڑ محنت کرنا شوہر بچوں اور شوہر کے والدین کے آرام وسکون خوشحالی کیلئے ہمہ وقت کوشاں رہنا اور ایسی ویسی ہر قسم کی روش سے بچے رہنا جس کو اختیار کرنے سے شوہر کو دھوکہ دہی گھر کے سکون میں خلل وبلآخر جہنم ٹھکانہ بننے کا اندیشہ ہو وغیرہ شامل ہیں۔

مذکورہ تمام اوصاف سے مزین عورت کو دیگر جائز علوم وفنون سے بھی آراستہ ہونا چاہئے اور اس راستہ میں اسلامی تعلیمات کے مطابق عمل کرنا چاہئے اور عورت کو فوجی تربیت دینے کا معاشرہ میں باپردہ ہونا چاہئے تاکہ بوقت ضرورت ایک نیک عورت خدمت بھی انجام دینے کی اہل ثابت ہوسکے جیسا کہ اسلامی تاریخ ہماری رہنمائی کرتی ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر انصاری صحابیہ حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جو جرأت وجاںثاری کا مظاہرہ کیا وہ اپنی مثال آپ ہے حضرت ام عمارہ صبح سویرے مجاہدین کی خدمت کی غرض سے میدان جنگ میں آئیں جب دورانِ جہاد افراتفری کا عالم بڑھنے لگا تو حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نزدیک آگئیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف آنے والے تیر وشمشیر کو روکنے کی کوشش کرتیں یہاں تک کہ وہ خود زخمی ہوگئیں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے اس موقع کیلئے دائیں بائیں میں نے جس طرف رُخ کیا ام عمارہ کو اپنی مدافعت میں لڑتے دیکھا۔

اسی طرح غزوہ خندق کا واقعہ مشہور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حفاظت کیلئے خواتین کو ایک قلعہ میں بند کردیا یہودی اس قلعہ کے باہر جمع تھے ایک یہودی اندر داخل ہوگیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آگے بڑھ کر اس یہودی کا سر قلم کر کے اسے اس جگہ پھینک دیا جہاں یہودی جمع تھے یہودی حیران ہوکر کہنے لگے کہ...... محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اتنے غافل نہیں کہ عورتوں کو بے یارومددگار چھوڑیں قلعہ میں یقیناً ایسی جری فوج موجود ہے جو ہمارے ہر ارادے کو ناکام بنا سکے۔

المختصر یہ کہ عورتوں کو گھریلو تعلیم وتربیت کے علاوہ علم دین، علم طیب، علم معاش اور علم جہاد سے بھی بطور خاص آراستہ کرنا چاہئے اور عورت کو خود اس راستہ میں کسی قسم کی بے پردگی اختیار کرنے کی روش سے پرہیز کرنا چاہئے کہ پردہ ہی (تعلیم یافتہ) مسلمان عورت کا طرۂ امتیاز ہے۔

دینی اجتماع اور پردہ

علم دین کے حصول اور فروغ کا ایک مؤثر ذریعہ دینی اجتماع بھی ہے دینی اجتماع منعقد کرنا پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک سنت ہے معلم انسانیت پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہفتہ میں ایک دِن عورتوں کیلئے مختص فرمایا ہوا تھا اس دن عورتیں سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار میں اجتماع کے طور پر اکٹھی ہوتیں اور اپنے علم دین کے حصول کی طلب پوری کرتی تھیں۔ حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمان مبارک ہے کہ کیا اچھی تھیں انصار کی عورتیں کہ دین کی سمجھ حاصل کرنے میں جنھیں حیاء نے نہیں روکا۔

لہٰذا مناسب ہے کہ خواتین میں یہ ذوق عام کیا جائے کہ وہ سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مطابق ہفتہ میں ایک دن کا کچھ حصہ دینی اجتماع کیلئے مخصوص کرلیں کہ جس میں محلّہ یا علاقہ کی تعلیم یافتہ اور معتبر خاتون دینی مسائل سے عورتوں کو آگاہ کرے اور عورتیں کوئی بھی دینی مسئلہ یا اُلجھن بیان کرنے اور حل پوچھنے میں شرم اور جھجک کو ختم کردیں کیونکہ شریعت مطہرہ کے مطابق زِندگی بسر کرنے اور آخرت میں کامیابی کیلئے دینی علوم (مسائل) سے آگاہی اور پھر ان پر عمل ناگزیر (بہت ضروری) ہے مگر خاص خیال رہے کہ جہاں خواتین (درس وتدریس) کیلئے جمع ہوں وہاں پردے کا خاص اہتمام ہو اور خواتین گھروں سے باپردہ آئیں اور گھر کے تمام کام نمٹا کر اجتماع میں شرکت کیلئے جائیں تاکہ گھر والوں کو شکایت نہ ہو اور دینی اجتماع کا دَورانیہ بھی طویل نہ ہو بلکہ ایسا بندوبست کیا جائے کہ کم وقت میں خواتین دینی معلومات کا ذخیرہ لے کر اپنے گھر کو چلی جائیں یہ اہتمام ہفتہ میں صرف ایک مخصوص دن اور مخصوص وقت میں کیا جائے۔

نوٹ......ایک بار پھر تاکید ہے کہ پردہ کا خصوصی انتظام ہو۔

پردے پر خصوصی توجہ نہ دینے پر ایک عبرت ناک واقعہ تحریر کیا جاتا ہے:۔

حضرت مالک بن دِینار رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ کا واقعہ بیان کیا کہ بنی اسرائیل کا ایک عالم تبلیغ کر رہا تھا (اجتماع میں خواتین بھی تھیں) اس عالم کا بیٹا عورتوں کی طرف جھانک رہا تھا عالم نے دیکھ کر صِرف اتنا کہا کہ بیٹا صبر کر اور کوئی سزا نہ دی۔ اللہ تعالیٰ عزّ وجل نے اس بات کو پسند نہ فرمایا اور عالم (تبلیغ دین کرتے کرتے) منبر سے گر پڑا اور اللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ اب تیری قوم میں کوئی صادق پیدا نہیں ہوگا۔ (فیضان سنت)

پیری مریدی اور خواتین

مردوں کی طرح عورتوں کو بھی اپنا (مرشِد) بنانا چاہئے مگر ضروری ہے کہ ایسے متقی شخص ہی کو پیرومرشد بنایا جائے جس میں خاص طور پر کم ازکم یہ چار خوبیاں پائی جاتی ہوں۔

۱......وہ سنی العقیدہ ہو۔

۲......کم ازکم اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضرورت کے مسائل کتابوں سے تلاش کر سکے۔

۳......فاسق معلن نہ ہو۔

٤......اس کا سلسلہ اور شجرۂ طریقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک ملتا ہو۔

مذکورہ خوبیوں کے حامل شخص (پیرومرشد) پر عورت بلا تامل بیعت کرسکتی ہے اس سلسلہ میں شوہر کی اجازت ضروری نہیں۔

مگر ضروری ہے کہ اگر پیرومرشد نامحرم ہو تو اس سے بھی پردہ ضروری ہے۔ نامحرم پیرومرشد اور مریدہ کو اجازت نہیں کہ ایک دوسرے کو بے پردہ دیکھ سکیں اور بیعت کرتے وقت بھی پیرومرشد کو عورت کا ہاتھ پکڑنے کی اجازت نہیں۔

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خواتین کی بیعت کے متعلق فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **یا ایھا النبی اذا جآءک المومنات** سے عورتوں کا امتحان فرماتے تھے جو عورت اس آیت کا اقرار کرلیتی تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے فرماتے کہ میں نے تجھ سے یہ بیعت لے لی یہ بیعت بذریعہ کلام ہوتی تھی خدا کی قسم کبھی بھی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے بیعت کے وقت بھی نہیں لگا۔ (بخاری، ج ۲، ص ۷۲۶)

نگاہ مرشد کامل سے عشق مصطفیٰ حاصل خدا کا قرب دیتی ہے محبت پیر خانے کی

عبادات اور پردہ

انسان پر بحیثیت مسلمان اللہ تعالیٰ نے چند عبادات فرض قرار دی ہیں، جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج۔ حدیث مبارک میں آیا ہے کہ

بنی الاسلام علی خمس شهادة ان لا اله الا اللّٰه و ان محمد عبده ورسوله

و اقام الصلوٰة و ایتاء الزكوٰة والحج وصوم رمضان (متفق علیہ عن عبداللہ بن عمر بن الخطاب)

اسلام کی بنیاد پانچ ارکان پر رکھی گئی ہے گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور حج کرنا اور رمضان (کے مہینے) کے روزے رکھنا۔

یہ عبادات مرد اور عورت دونوں پر یکساں فرض کی گئی ہیں مگر عورت کیلئے ان فرائض دینی کی ادائیگی میں بھی پردہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔ جیسا کہ عورت کی نماز کے بارے میں حدیث میں وارد ہے کہ...... عورت کا اپنے گھر کے اندر نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور اس کا تہہ خانے (بند کمرے) میں نماز پڑھنا گھر کے اندر نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ (الترغیب والترھیب)

نماز کی قبولیت میں عورت کیلئے لباس کا خیال رکھنا بھی خصوصیت کا حامل ہے یعنی حسب حیثیت اور موسم اور رواج کے مطابق اور صاف ستھرا لباس ہو لباس باریک نہ ہو کہ جسم کی رنگت چھلکتی ہو۔ لباس چست نہ ہو کہ جسم کی ہیئت یا بناوٹ اعضاء ظاہر ہوتی ہو آستینیں مکمل ہاتھ کی ہڈی تک شلوار پاؤں کی ہڈی تک ہو چادر بڑی اور موٹی ہو کہ بالوں کی رنگت نمایاں نہ ہوتی ہو اور تکبیر تحریمہ میں دونوں ہاتھ کندھوں تک کرتے وقت چادر میں رہیں۔ مگر خیال رہے کہ دعا کے وقت ہاتھ چادر سے باہر اپنے سینے کے بالمقابل ہوں اور ہاتھ کھلے اور آپس میں ملے ہوئے ہوں اور ان کا رُخ آسمان کی طرف ہو اور دعا کے بعد دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر مل لئے جائیں اسی طرح اگر کوئی عورت رمضان میں (شوہر کی اجازت کیساتھ) اعتکاف کی خواہشمند ہو تو بھی تاکید ہے کہ اپنے گھر کے بند کمرے میں معتکف ہو اور اگر گھر کے کام کاج کرنے کیلئے کوئی نہ ہو تو باپردہ اپنے حصہ کے ضروری کام کاج (گھر میں ہی) کر کے واپس فوراً اپنے اعتکاف کے مقام پر آجائے۔ ضروری ہے کہ اس دَوران یعنی اعتکاف کی جگہ سے باہر کسی سے بات چیت بلکہ سلام کا جواب بھی (رُک کر) نہ دے۔

اسلامی تعلیمات کے مطابق عورت کو تلاوت کلام پاک بھی اتنی بلند آواز میں کرنے سے منع فرمایا گیا ہے کہ جو کوئی نامحرم سن سکے لہٰذا مدرسوں میں لڑکیوں کی اسمبلی، درس و تدریس اور نعت خوانی کے سلسلہ میں بھی ذمہ داران خواتین و حضرات کو توجہ دینی چاہئے کہ آواز بلند نہ ہو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ ایسے مقدّس مقامات کی زیارت کیلئے بھی عورتوں کیلئے بہتر ہے کہ اندھیرے میں زیارت کریں یا ان اوقات میں زیارت مقامات مقدسہ کریں جب وہاں مردوں کی آمد و رفت کا امکان نہ ہو۔

سفر کیلئے خاص احتیاط

ضرورتاً سفر کے سلسلہ میں بھی اسلام عورت کو حکم دیتا ہے کہ سفر محرم کے ساتھ کیا جائے یعنی عورت کے ساتھ اس کا شوہر یا وہ مرد ہو جس کے ساتھ نکاح قطعی حرام ہو بعض روایات میں بغیر محرم کے سفر مطلق منع ہے بعض روایات میں ایک دن رات کا سفر بغیر محرم کے منع ہے بلکہ پسندیدہ بات تو یہ ہے کہ کوئی عورت بھی سفر بغیر محرم کے نہ کرے۔

سفر عمرہ و حج کے سلسلہ میں تو خاص تنبیہ کی گئی ہے کہ عورت کے ساتھ اس کا محرم مرد ضرور ہو یہاں تک کہ بغیر محرم کے سفر عمرہ و حج کرنے والی عورت کو ایک ایک قدم پر گناہ کی وعید سنائی گئی ہے۔

عورت اور زیارت قبور

فرمان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے کہ ابتداءً میں نے تمہیں قبرستان جانے سے منع کیا تھا مگر اب میں اجازت دیتا ہوں وہاں جایا کرو کیونکہ زیارت قبور سے آخرت کی یاد تازہ ہو جاتی ہے اور دنیا سے بے رغبتی ہوتی ہے۔

مذکورہ حدیث میں الفاظ کے اعتبار سے اجازت عام ہے خاص مردوں کا ذکر نہیں مگر فقہائے کرام نے عورتوں کو قبرستان میں جانے سے منع کیا ہے کہ وہ بے پردہ نہ جائیں نہ غیر محرم مردوں کے سامنے آئیں وہاں رونا چلانا شروع نہ کریں یعنی عورتوں کے قبرستان جانے سے شریعت کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہ ہونے پائے۔ علامہ ابن عابدین شامی نے لکھا ہے کہ جوان عورتوں کیلئے قبرستان جانا مکروہ ہے البتہ بوڑھی عورتیں (باپردہ ہو کر شرعی احکام کی پابندی کے ساتھ) جاسکتی ہے جبکہ نیت حصول عبرت اور مقصد دعائے مغفرت یا بزرگان دین کے مزارات سے برکت اور فیض حاصل کرنا مقصود ہو۔ (بحوالہ تفہیم المسائل از مفتی منیب الرحمٰن)

احتیاط کے طور پر لازم ہے کہ عورتیں قبرستان یا کسی بُزرگ کے مزار پر جانے سے گریز کریں کہ گناہ کا اندیشہ ہے اور گھر پر ہی بزرگوں کے عرس مبارکہ پر ان کے واقعات سنانے نذر و نیاز فاتحہ کا اہتمام کریں اور اپنے مرحوم لوگوں کیلئے بھی قرآن خوانی اور نیاز فاتحہ کا گھر پر ہی انتظام کریں اور قبروں پر جانے سے گریز کریں۔

پردہ اور عدالتی امور

عورت کو اسلام باپردہ قاضی بننے کی بھی اجازت فراہم کرتا ہے بلکہ بعض امور میں عورت ہی کی گواہی کو معتبر سمجھا جاتا ہے اور اسلام اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ اگر کسی (پردہ نشین) عورت کی عدالت میں طلبی ہو تو خود قاضی یا اس کا نائب دو گواہوں کے ساتھ عورت سے بیان لینے کیلئے اس (عورت) کے گھر جائے عورت کو کسی بھی جرم کی سزا میں ملک بدر نہیں کیا جاسکتا اور یہ کہ سزا کے طور پر عورت کو کوڑے مارنے کی نوبت پیش آئے تو اسے بٹھا کر کوڑے مارے جائیں غرض زندگی کے ہر معاملے میں عورت کے پردہ اور وقار کا خاص اہتمام کیا گیا ہے اور تعلیم فرمائی گئی ہے۔

پردہ اور مشترکہ خاندان (جوائنٹ فیملی)

اسلام صلہ رحمی، اتحاد و اتفاق اور امن و سکون کا حکم دیتا ہے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی مثال اس طرح بیان فرمائی ہے کہ تم انہیں جسم واحد کی طرح پاؤ گے جس طرح جسم کے ایک حصہ میں تکلیف ہو تو سارا جسم بیماری اور درد محسوس کرتا ہے۔
اور ثابت ہوتا ہے کہ یہ جذبہ میل ملاپ اور یکجہتی کا مرہونِ منت ہے اس جذبہ کو معاشرہ میں پروان چڑھانے میں جوائنٹ فیملی کا رواج مفید ہے۔

اب سوال یہ سامنے آتا ہے کہ جوائنٹ فیملی میں تو تمام افراد خاندان شامل ہوتے ہیں اور ان سے چھٹکارے کا تصور یا علیحدگی کا مطالبہ اسلامی تعلیمات کے منافی ہے جیسے دیور، جیٹھ، بہنوئی، نندوئی (اپنے شوہر کے کزن، جو کبھی بھی آتے ہیں) یا خاندان کے دیگر قریبی ایسے مرد جن سے رشتہ داری تو ہوتی ہے مگر مذکورہ رشتوں کی طرح نامحرم ہوتے ہیں اور خاص طور پر عورت کا دیور یا جیٹھ تو جوائنٹ فیملی کے اہم ممبر ہوتے ہیں اب ان تمام مردوں (گھر کے) اور گھر کی عورتوں کے درمیان پردے کا معاملہ کیا ہونا چاہئے یا ان کے آپس میں روابط کس طرح ہونے چاہئیں کہ محبت اور عزت کے ساتھ مشترکہ خاندان زندگی گزارتا ہے۔

یہ الگ بات ہے کہ میں خود ہی عمل پیرا نہیں　　　تیری راہ کو ورنہ دشوار نہیں لکھ سکتا

اسلامی تعلیمات کے مطابق ایک عورت کو اپنے گھر کے اندر بھی (بالخصوص جوائنٹ فیملی میں) ہر وقت کام کاج کے دوران بھی اسی حالت میں رہنا چاہئے جیسے عورت کو نماز کی حالت میں رہنے کا حکم ہے کہ نماز میں عورت کا چہرہ (ٹھوڑی سے ماتھے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک) دونوں ہاتھ (آستین مکمل کلائی کی اور ہاتھ کی ہڈی تک ہوں) اور دونوں پاؤں (شلوار کے پائنچے ٹخنوں پاؤں کی ہڈی کو چھپائے ہوئے ہوں) کھلے رکھنے کی اجازت ہے جیسا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ جب عورت جوان ہو جائے تو اسکے بدن کا کوئی حصہ نظر نہ آئے سوائے منہ اور ہتھیلیوں کے۔ (ابوداؤد)

یعنی چادر بھی اس طرح اوڑھی چاہئے کہ (گھر میں) کہ گھر کا کوئی مرد بھی (سوائے شوہر کے) عورت کے کان گردن یا سر کا کوئی ایک بال بھی نہ دیکھ سکے باریک دوپٹہ جس سے بالوں کی رنگت نظر آتی ہے کرنا گناہ ہے (اور نماز ایسے دوپٹے میں قبول نہیں ہوتی) اور لباس بھی ڈھیلا ڈھالا اور ایسے کپڑے کا ہو کہ نہ تو عورت کے جسم کی بناوٹ اندازہ ہو سکے اور نہ ہی جسم کی رنگت ظاہر ہو اور نہ ہی بجنے والا زیور پہنا جائے اور نہ ہی گھر میں بھی (جوائنٹ فیملی میں) جبکہ شوہر کے علاوہ کوئی اور مرد موجود ہو یا مہمان کے طور پر آیا ہو عورت خوشبو کا استعمال کرے جو دوسرے محسوس کریں۔ یہ تو لباس اور حلیہ سے متعلق کی احتیاطیں ہیں اب رہا مسئلہ اور میل جول یا بات چیت کا تو گھر میں رہنے والے رشتہ دار مرد جیسے شوہر کے بھائی یا غلام آنے والے مہمان رشتہ دار مرد جیسے اپنے بہنوئی یا شوہر کے بہنوئی وغیرہ اسلامی تعلیمات کے مطابق ان کے ساتھ (یا کسی بھی مرد کے ساتھ) عورت کو آزادانہ ملنے یا مصافحہ کرنے

(ہاتھ ملانے) جیسا کہ عام گھرانوں میں رائج ہے یا ہنسی مذاق کرنے کی اجازت بالکل نہیں ہے اگر بات کرنی ہو یا جواب دینا ہو تو سنجیدہ اور پختہ الفاظ اور انداز میں اجازت دی گئی ہے کہ جس لہجہ میں دوسرے مرد مائل نہ ہوں اکثر خاندانوں میں دیور بھابھی اور سالی بہنوئی کے درمیان آزادانہ گفتگو اور میل جول ہنسی مذاق پایا جاتا ہے یہ سب حرام ہے صرف ضرورتاً محفل میں بات کرنے یا بات کا جواب دینے کی اجازت دی گئی ہے (دھیمے اور سنجیدہ انداز میں) دیوروں کے ساتھ اور بہنوئیوں کے ساتھ یا کسی اور مرد کے ساتھ (کہ ہمارے رشتہ دار ہیں) تنہائی میں بیٹھنے یا ملنے بات چیت کرنے کی قطعاً اجازت نہیں ہے اور اصولوں پر خاندان کے سربراہ کو کڑی توجہ دینی چاہیئے ورنہ معاشرہ میں جوائنٹ فیملی یا جائز تعلقات کا تصوّر پامال ہو جائے گا یہ ہی اصول گھر کے غلاموں اور ماسیوں کے ساتھ بھی ہے کہ ان کے ساتھ بھی آزادانہ میل ملاپ نہ رکھا جائے مرد اور عورت دونوں ہی کو اسلامی اصولوں کی پابندی کرنی چاہیئے جن نامحرم رِشتہ داروں یا فیملی ممبرز سے ہم دُوری اختیار نہیں کرسکتے نامحرم ہونے کی صورت میں ان سے بے تکلف ہونا بلاوجہ سامنے ہونا مناسب نہیں البتہ ضرورتاً یا گھر کے کام کاج کے دَوران (اگر گھر میں گھر کے نامحرم افراد موجود ہوں) بھی عورت کو اسی حالت میں رہنا چاہیئے جس طرح نماز میں عورت کی حالت یا حلیہ (شرعاً) ہوتا ہے۔

نامحرم بزرگوں کا لڑکیوں یا لڑکوں کے سر پر ہاتھ رکھنا

خاندان میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ گھر میں کوئی بھی بزرگ آئے یا جب کوئی بزرگ خاندان کی کسی لڑکی کو دیکھتے ہیں (یا کوئی بڑی خاتون خاندان کے لڑکوں کو دیکھتی ہیں) تو شفقت اور محبت پیار سے سر پر ہاتھ رکھتے ہیں گو کہ ایسا عقیدتاً اور پاکیزہ جذبوں میں کیا جاتا ہے مگر نامحرم ہونے کی صورت میں مردوں کا لڑکیوں یا عورتوں کا لڑکوں کے سر پر یا کندھے پر ہاتھ رکھنا یا پھیرنا جائز نہیں ہے۔

عورت اور حجاب

اسلام کی تعلیمات کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کو قید یا پابند نہیں بنایا گیا ہے بلکہ اصول اور ضوابط کے مطابق زِندگی کے ضروری تمام شعبوں میں حصّہ لینے کا عورت کو مجاز قرار دیا گیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مردوں کی طرح عورتوں پر بھی حصول علم فرض قرار دیا ہے کہ شریعت کی پاسداری کیلئے مناسب ہے کہ خواتین کی تعلیم و تربیت کیلئے اِداروں میں پڑھی لکھی خواتین ہی کو سامنے آنا چاہیئے اسی طرح مناسب ہے کہ عورت کا علاج معالجہ لیڈی ڈاکٹر سے ہی کرایا جائے تو ضروری ہے کہ مسلم خواتین میڈیکل تعلیم کی طرف متوجہ ہوں تاکہ لیڈی ڈاکٹر زیادہ تر مسلمان خواتین ہی ہوں۔

اسی طرح عدالتی امور کو طے کرنے کیلئے (جو خواتین سے متعلق ہوں) بھی مسلم خواتین کو خدمات پیش کرنی چاہیئے۔ مذکورہ ضرورتوں کے پیش نظر خواتین کی حجاب کو غلط ثابت نہیں کیا جاسکتا اسلام اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ عورت اور مرد بے حجاب بے تکلف نہ ہوں اور کہیں بھی (گھروں میں یا گھروں سے باہر) اِداروں میں مرد اور عورت کا اختلاط جائز نہیں۔

بہتر تو یہ ہے کہ تعلیمی ادارے میڈیکل ادارے اور کچھ گھریلو صنعت کاریاں وغیرہ صرف خواتین سے متعلق معاشرے میں قائم کئے جائیں جن میں صرف خواتین کی آمدورفت ہو کسی ذِمہ دار و پرہیز گار سرپرست کی زیرِ نگرانی اور اگر کہیں مرد بھی موجود ہوں تو خواتین کا باپردہ باعث ضرورت کام کرنے میں برائی نہیں۔ برائی تو اس میں ہے کہ عورتیں مردوں کے درمیان بے پردہ تعلیم حاصل کریں یا معلمات مردوں کے ساتھ مخلوط رہیں اسی طرح عورتیں خواہ مخواہ اپنا علاج معالجہ (انجکشن وغیرہ لگوانا) لڑکوں سے کروائیں اس میں کیا برائی ہے کہ عورت اس شعبہ میں عورتوں کیلئے پیش پیش ہو مگر بے پردگی یا مردوں سے بے تکلفی سے پیش آنا سخت گناہ ہے۔

عورت کی جاب کو اس لئے بھی مناسب سمجھا جاسکتا ہے کہ اگر گھر کے معاشی حالات اچھے نہ ہوں تو گداگری کرنے سے یا خود اور بچوں کو فاقہ کشی کرانے سے کیا بہتر نہیں ہے کہ عورت اپنی تعلیم اور صلاحیت کے پیش نظر معاشرے میں نمایاں خدمات انجام دے (جاب، نوکری وغیرہ) کرے مگر اپنی بات چیت لباس چال ڈھال زیورات اور آرائش و زینت کے وہ تمام اسلامی تقاضے پورے کرتے ہوئے جن کا ذکر اس کتاب کے گذشتہ اوراق میں کیا جاچکا ہے مزید تفصیل کیلئے سورۂ نور ترجمۂ کنزالایمان کا مطالعہ ضرور کریں۔

عورت کے بال جو کنگھی وغیرہ سے نکلیں یا ٹوٹیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے بال ہوں وہ ان کا اکرام کرے یعنی دھوئے، تیل لگائے اور کنگھی کرے۔ (سنن ابی داؤد)

یہ حدیث مبارکہ مرد اور عورت ہر ایک کیلئے درس ہدایت ہے مگر عورت کو بالوں میں تیل لگانے اور کنگھی کرنے کا کام غیر مرد کے سامنے کرنے سے گریز کرنی چاہئے کیونکہ عورت کے بال پر کسی نامحرم کی نظر پڑنا عورت کیلئے سخت عذاب کا باعث ہے بلکہ عورتوں کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ہدایت کی جاتی ہے کہ کنگھی کرنے سے یا کسی بھی طرح سر کے جو بال نکل آئیں یا ٹوٹ جائیں ان کی بھی عزت اور پردے کا خیال کرتے ہوئے اپنے بال کسی تھیلی یا لفافہ وغیرہ میں جمع کرتی رہیں اور جب کچھ زِیادہ ہوجائیں تو اسی طرح بند حالت میں کسی جگہ مٹی وغیرہ میں دبا دیں (یعنی داب دیئے جائیں) اور جو عورتیں اپنے بال بلا عذر شرعی منڈھواتی (کٹواتی) ہیں ان کیلئے تنبیہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم راوی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورت کو سر کے بال منڈوانے سے منع فرمایا ہے۔ (نسائی)

خانگی ذمہ داریاں اور پردہ

اسلام گھر کی ذِمہ داریوں کی ادائیگی میں بھی پردہ کو اہمیت دیتا ہے کہ گھر کا ماحول پرسکون رہے اور مرد کو اپنی حیثیت کا احساس رہے۔

عورت کو اس بات کی اجازت نہیں کہ شوہر سے چوری کسی سے ملاقات کرے کہیں جائے یا کسی کو بلائے یا آنے دے۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ عورت پر شوہر کا حق یہ ہے کہ اس کے بستر کو نہ چھوڑے اور اس کی قسم کو سچا کردے (یعنی جو کچھ وہ بولے فوراً اس پر عمل کرے) اور بغیر اس کی اجازت کے باہر نہ جائے اور اس شخص کو مکان میں نہ آنے دے جس کا آنا شوہر کو پسند نہیں ہو۔ (بہار شریعت بحوالہ طبرانی)

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ شوہر کا حق عورت پر یہ ہے کہ اپنے نفس کو اس سے نہ روکے اور سوائے فرض کے کسی دن بھی اس کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے اگر بغیر اجازت کے روزہ رکھا تو گنہگار ہوئی بغیر اجازت اس کا کوئی بھی عمل مقبول نہیں اگر عورت نے کرلیا تو شوہر کو ثواب ہے اور عورت کو گناہ ہے نیز بغیر اجازت شوہر کے گھر سے باہر نہ جائے اگر ایسا کیا تو جب تک وہ توبہ نہ کرے اللہ اور فرِشتے اس (عورت) پر لعنت کرتے ہی۔ عرض کی گئی کہ اگر شوہر ظالم ہو؟ ارشاد فرمایا، اگرچہ ظالم ہو (پھر بھی بغیر اجازت شوہر کے گھر سے نہ جائے)۔ (بہار شریعت بحوالہ ابن عساکر)

اسلام تو گھر سے باہر بغیر شوہر کی اجازت کے نکلنے سے منع فرماتا ہے اور اللہ اور اس کے فرشتوں کی لعنت کی وعید سنائی گئی ہے مگر معاذ اللہ حالات ایسے بگڑ چکے ہیں کہ کچھ عورتیں تو ایسی جگہوں اور گھروں میں بھی بلا اجازتِ شوہر چلی جاتیں ہیں جہاں شوہر کی مرضی نہیں ہوتی حتیٰ کہ بعض عورتیں تو تعویذ گنڈوں والے باباؤں کے پاس بھی جادو ٹونے یہاں تک کہ خود اپنے شوہر کو غلام بنانے اور اسکی زبان بندی کی نیت سے کیا کیا فعل انجام دیتی ہیں اللہ تعالیٰ ایسی عورتوں کو ہدایت فرمائے اور خشیت الٰہی کی لازوال دولت ایسی عورتوں کو میسر آئے اور اس کے علاوہ اکثر خواتین کی عادت یہ ہوتی ہے کہ دروازہ میں کھڑی رہتی ہیں یا باہر کی کھڑکی اور دروازے سے جھانکتی رہتی ہیں یا دروازے پر دستک سن کر جھٹ دروازہ کھول دیتی ہیں اور ٹھیلے والوں اور مارکیٹ میں دکان داروں سے بے تکلف ہوکر باتیں کرتی ہیں اور گھر میں بچوں کو سمجھانے ڈانٹنے میں چیختی چلاتی رہتی ہیں یہاں تک کہ شوہر کے ساتھ اندازِ گفتگو بھی ایسا ہوتا ہے کہ ناقابل بیان وتحریر جبکہ گھر کیا ندر سے اگر عورت کے زیور کے بجنے کی آواز بھی نامحرم سن لیں تو وعید آئی ہے کہ اللہ اس قوم کی دعا قبول نہیں کرتا جس کی عورتیں بجنے والا زیور پہنتی ہیں۔ بیشتر گھروں کا سکون اور خوشحالی واپس لوٹ آئے جن گھروں میں ایسی براندیش عورتیں موجود ہیں۔ عورتوں کو اس حدیث مبارکہ کو سمجھنے کی اشد ضرورت ہے۔ مبلغہ خواتین کو چاہئے کہ عورتوں کو ایسی حدیثیں تشریح کے ساتھ سمجھایا کریں تاکہ ان کی کردار سازی اور معاشرے کی خوشحالی ممکن ہو اور گھروں میں امن وامان بھائی چارگی اور محبت حقیقی کی فضا عام ہو۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عورتوں کے پاس سے گزر ہوا تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عورتو! تم صدقہ کیا کرو میں نے جہنم میں اکثر عورتوں کو دیکھا ہے۔ عرض کی گئی کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لعنت زیادہ کرتی ہو اپنے شوہر کی نعمتوں کی ناشکری کرتی ہو میں نے تم سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا جو خود تو عقل و دین میں ناقص ہو لیکن بڑے بڑے عقلمندوں کی عقل کو ناکارہ کر دے۔ عرض کی گئی کہ ہمارے عقل و دین میں کیا کمی ہے؟ فرمایا کہ کیا عورتوں کی گواہی مردوں کی گواہی کے نصف کے برابر نہیں ہے؟ عرض کی گئی ، جی ہاں۔ ارشاد ہوا، یہ ان کی عقل کی کمی کی وجہ سے ہے۔ پھر فرمایا کہ عورت کو جب حیض آئے تو وہ نماز نہیں پڑھتی روزہ نہیں رکھتی کیا ایسا نہیں ہے؟ عرض کی گئی کہ ایسا ہی ہے۔ فرمایا، یہ ان کے دین کی کمی ہے۔ (بخاری و مسلم)

افسوس ہے ان مردوں پر بھی کہ جو شادی کو دینی فریضہ اور گھریلو ذمہ داریوں میں آسانی اور سہولت کا ذریعہ سمجھنے کے بجائے صرف اپنی خواہش کی تسکین کا وسیلہ سمجھتے ہیں اور ایسے میں چالاک قسم کی لڑکیوں کی چالوں کے چنگل میں آ کر اپنے والدین کو گالی گلوچ دینے میں بھی عار (شرم) محسوس نہیں کرتے اب تو حال یہ ہے کہ بجائے عورت کے اکثر مرد خوفزدہ ہو کر زندگی گزار رہے اور خونی رشتوں سے متنفر ہو رہے ہیں کہ کہیں ان کی بیگم بھاگ نہ جائے شوہر کو چھوڑ کر چلی نہ جائے ایسی نازیبا صورت حال میں ایک اہم کردار بے پردگی کا مرکز ٹی وی سیٹ پر کیبل سسٹم کی سہولت بھی ہے جو اکثر مردوں نے اپنی بیگمات کو فراہم کر رکھی ہیں جہاں سے عورتیں چالاکی اور عیاری کا سبق سیکھتیں اور گھر سے عدم دلچسپی کا شکار ہوتی ہیں بچوں کی اچھی تعلیم و تربیت، شوہر کی اسلامی اصولوں کے مطابق دیکھ بھال اور گھر کے ماحول میں دلچسپی اور خاندانی محبت جیسی خوبیاں معاشرے سے ختم ہوتی جارہی ہیں جو اسلامی معاشرے کی ثقافت اور روایات کا حصہ ہیں مرد بجائے اپنی ماں کے تابعدار ہونے کے اپنی بیویوں کے تابعدار بنا دیئے گئے ہیں یہ سب بے پردہ ماحول کے بُرے اثرات ہیں جبکہ مرد اور عورت دونوں کیلئے یہ حدیث مبارکہ قابل توجہ ہے کہ عورت پر سب لوگوں سے زیادہ حق اسکے شوہر کا ہے جبکہ مرد پر سب سے زیادہ حق اسکی ماں کا ہے۔ (بہارِ شریعت بحوالہ حاکم)

نتیجہ یہ ہے کہ مردوں کی اہم ذمہ داری ہے کہ خود بھی اسلامی اخلاقیات اور معاملات کا بغور مطالعہ کریں اور اپنی ازواج اور اپنی اولاد کو بھی اچھی ترغیب دیں کہ اگر عورت گناہوں (بداخلاقی) کا شکار ہے تو اس میں مرد کی بھی لاپرواہی، غفلت اور بطور خاص دین سے لاعلمی کا اہم کردار ہوتا ہے۔

عورت کے غسل اور کفن کے مسائل

قرآن پاک میں آتا ہے کہ کل نفسٍ ذائقة الموت

اس سے پہلے عورت کے غسل اور کفن سے متعلق لکھا جائے یہ تحریر کیا جاتا ہے کہ اگر کسی مسلمان پر ہمارے سامنے موت کا عالم طاری ہوتو کیا کرنا چاہیئے اس کے بارے میں مردوں اور عورتوں سب کو واقف ہونا چاہیئے۔

چل دیئے دنیا سے سب شاہ و گدا کوئی بھی دنیا میں کب باقی رہا

جب کسی پر نزع کی کیفیت چھاہی ہوتو اس کے سامنے کلمہ شہادت بلند آواز میں پڑھنا شروع کردیں مگر خود اسے پڑھنے کیلئے نہ کہیں مبادا وہ انکار کردے۔ ایسے شخص کے پاس سورۂ یٰسین اور سورۂ الرعد کی تلاوت کریں کہ روح نکلنے میں آسانی پیدا ہوتی ہے۔ اگر بتیاں سلگادیں خوشبو کا رہنا مستحب ہے اس کے کمرے میں تصویر (جاندار کی) یا ناپاک شخص موجود ہوتو اسے ہٹادیں حیض ونفاس والی عورت وہاں ٹھہر سکتی ہے اگر حیض ونفاس ختم ہونے کے بعد غسل نہ کیا ہوا ہوتو وہ عورت وہاں سے ہٹ جائے کہ ایسے میں رحمت کے فرِشتے نہیں آتے (اس لئے تاکید کی جاتی ہے کہ غسل فرض ہوتے ہی فوراً غسل سے فارغ ہوجانا چاہیئے مرد ہو یا عورت)۔

جب کسی عورت کی روح نکل جائے تو کوئی پرہیزگار عورت یا کوئی محرم مرد اس کی آنکھیں بند کردیں اور یہ دعا پڑھیں:

بسم الله و علیٰ ملة رسول الله

اللّٰهم یسر علیه امره و سهل علیه ما بعده و اسعده بلقالک واجعل ما خرج الیه خیر امما خرج عنه

اگر مرد ہے تو دعا اسی طرح مانگیں اور اگر میت عورت ہے تو (هٖ) ضمیر کی جگہ (ها) استعمال کریں اور اس کے بعد بازو اور ٹانگیں سیدھی کردیں اور پاک کپڑے کی چوڑی پٹی ٹھوڑی کے نیچے سے لے جاکر سر کے اوپر گرہ باندھ دیں کہ منہ نہ کھل جائے۔ میت کے ذمہ کوئی قرض ہوتو اسے جلدی ادا کریں اور میت کے قریب تلاوت کلام پاک اور ذکرواذکار (آواز کے ساتھ) کریں مگر عورتوں کی آواز نامحرم نہ سن پائیں میت کے پاس بلند آواز سے رونا یا بین کرنا یا کوئی شکایت کرنا یا بے صبری کی بات کرنا ناجائز ہے میت سے محبت اور شدت غم کے باعث آنسو بہانا رونا کوئی گناہ نہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اپنے صاحبزادے کے انتقال پر آنسو بہہ نکلے تو کسی نے عرض کیا کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ نے تو رونے سے منع فرمایا ہے۔ تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضاحت فرمائی کہ مفہوم ہے، چیخنے چلانے بین کرنے سے منع کیا گیا ہے بغیر آواز سے رونا تو فطرت انسانی میں (شدت غم اور فرط محبت) میں آنسو بہانا شامل ہے۔

مرد ہو یا عورت انتقال کر جائے تو حدیث کے مطابق غسل اور کفن میں تاخیر اچھی نہیں میت کو غسل ایسے شخص کو دینا چاہئے جو پرہیزگار ہو اور میت سے دِلی لگاؤ اور والہانہ انسیت رکھتا ہو تا کہ کوئی ناپسندیدہ بات ظاہر ہو تو دوسروں سے چھپا سکے جس چارپائی یا تختہ پر غسل دینا مقصود ہو اسے اگربتیوں کی دھونی دیں یا آس پاس اگربتیاں سلگائی جائیں اور ممکن ہو تو غسل دینے کیلئے جو پانی ہو اس میں بیری کے پتے ڈال کر جوش دے لیں پتے نہ مل سکیں تو خالص پانی نیم گرم کرلیں عورت (میت) کو صرف عورت ہی غسل دے اگر عورت نہ ہو تو محرم مرد صرف تیمّم کرائے اس طرح غسل ساقط ہو جائے گا اگر کوئی محرم مرد بھی موجود نہ ہو تو نامحرم (اجنبی) مرد اپنے ہاتھوں پر کپڑا لپیٹ کر عورت مرحومہ کو تیمّم کرائے اور اپنی نظریں نیچی رکھے گو کہ شوہر عورت کو غسل نہیں دے سکتا نہ ہی اسے چھو سکتا ہے مگر دیکھنے کی ممانعت نہیں تو اس طرح اگر بحالت مجبوری شوہر ہے تو وہ اپنی مرحومہ بیوی کو تیمّم کرا سکتا ہے مگر ہاتھوں پر کپڑا لپیٹ کر مگر شوہر پر تیمّم کے دَوران نگاہیں نیچی رکھنے کی ممانعت نہیں ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری)

واضح ہو کہ شوہر اپنی بیوی مرحومہ کو غسل نہیں دے سکتا نہ ہی اسے چھو سکتا ہے البتہ اس کے جنازے کو کندھا عام اجنبی کی طرح دے سکتا ہے اور قبر میں اُتار بھی سکتا ہے اور مرحومہ بیوی کا چہرہ دیکھنے کی اجازت محض دو صورتوں میں رکھتا ہے کہ......

اوّل...... بوقت وفات تک اس کے نکاح مسنونہ میں تھی۔

دوم...... بصورت طلاق رجعی عدت کے اندر اس کا انتقال ہوا ہو۔

کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے غسل دیا تھا اس میں کوئی حقیقت نہیں ہے اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھا ہے کہ یہ کسی حدیث صحیح سے ثابت نہیں ہے بعض جگہ آیا ہے کہ حضرت علی نے غسل کا سامان مہیا کرنے میں مدد کی تھی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے غسل دینے کو جواز حضرت علی کے اس قول سے ہوتا ہے کہ جو آپ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک فاطمہ دنیا اور آخرت میں تمہاری بیوی ہے۔ اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے مبارک الفاظ ہیں کہ رِشتہ نکاح اور رشتہ نسب موت کے ساتھ ساتھ منقطع ہو جاتا ہے سوائے میرے رشتۂ نکاح اور میرے رشتہ نسب کے۔

غسل کیلئے میت کو باپردہ جگہ چارپائی یا تختہ پر سیدھا لٹا دیں پھر ناف سے گھٹنوں تک کسی کپڑے سے پردہ کر کے اس کا لباس اتاریں غسل دینے والی یا والا اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ لے میت کو پہلے استنجاء کرائے پھر وضو کرائے میت کے وضو میں نہ کلی ہے نہ ناک میں پانی ڈالے بلکہ کوئی کپڑا یا روئی بھگو کر میت کے دانتوں، مسوڑھوں اور ہونٹوں پر اور ناک میں بھی پھیرے پھر صابن سے سر کے بال دھو کر پانی بہائیں اس کے بعد میت کو بائیں کروٹ لٹا کر سر سے پاؤں تک پانی بہائیں کہ نیچے تک پہنچ جائے پھر میت کو دائیں کروٹ لٹا کر ایسا ہی کریں پھر میت کو سہارا دے کر بٹھائیں اور نرمی کے ساتھ پیٹ پر نیچے کی طرف ہاتھ پھیریں

اگر نجاست نکلے تو دھودیں (مگر وضو وغسل کی اب ضرورت نہیں) سر سے پاؤں تک کافور کا پانی بہائیں اب آخر میں صاف اور نرم تولئے یا کپڑے سے آہستگی کے ساتھ میت کے جسم کو خشک کرلیں جہاں انتقال ہوا ہو اگر وہاں پانی بالکل دستیاب نہ ہو تو میت کو تیمم کرالیا جائے لیکن اگر دفن سے پہلے پانی میسر آجائے تو دوبارہ (تیمم کے باوجود) غسل دے کر نماز جنازہ پڑھائیں۔

(عالمگیری، ج ۱، ص ۱۵۰)

میت کا کفن فرض کفایہ ہے مرد کیلئے تین کپڑے مسنون ہیں۔ چادر، تہبند (سر سے پاؤں تک لمبا)، کرتا، جبکہ عورت کیلئے پانچ کپڑے سنت کفن کیلئے ہوتے ہیں۔ چادر، تہبند، کرتا، اوڑھنی، سینہ بند۔

کفن پہنانے کا طریقہ

کفن پہنانے کا طریقہ یہ ہے کہ کفن کو تین یا پانچ یا سات دفعہ دھونی دے کر پہلے چادر کو بچھادیں اس کے اوپر تہبند اور پھر کرتا پھر میت کو اس پر لٹادیں اور کرتا پہنائیں اور اوڑھنی اور تمام بدن پر خوشبو (خالص) لگائیں اور سجدہ کے مقام ماتھے ناک دونوں ہاتھ گھٹنوں اور قدموں پر کافور لگائیں پھر تہبند لپیٹیں پہلے بائیں طرف سے پھر داہنے طرف سے پھر سر اور پھر پاؤں کی طرف سے باندھیں۔ عورت کو کفنی یعنی کرتا پہنا کے اس کے بال کے دو حصے کر کے کفنی اوپر سینہ پر ڈال دیں اور اوڑھنی آدھی پیٹھ کے نیچے سے بچھا کر سر پر لا کر منہ پر مثل نقاب کے ڈال دیں کہ اس کی لمبائی آدھی پیٹھ سے سینہ تک رہے اور چوڑائی ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک رہے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۵۱)

غسل کے بعد میت کی پیشانی اور سینہ پر سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگشت (انگلی) کے اشارے سے کلمۂ شہادت لکھنا چاہئے اور عہد نامہ ساتھ بھیجنا چاہئے کہ قبر میں سیدھی طرف کھڑکی بنا کر اس میں رکھ دیا جائے اللہ تبارک وتعالیٰ ہر مسلمان کو تقویٰ کی زندگی چلنے کی سعادت عطا فرمائے اور ہر مسلمان کی قبر کو جنت کا باغ بنا دے۔ آمین یارب العالمین بجاہ نبی المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بے پردگی کے باعث شب معراج کے عبرتناک مناظر

یہ ہے حضور ہی کا مرتبہ شب معراج   بغیر واسطہ ربّ سے کلام کرلینا

معراج کے سفر میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لوگوں کی سزائیں اور جزائیں دکھائی گئیں تاکہ دنیا والوں کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آنکھوں دیکھا حال سنائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قرآن پاک کے مطابق **بشیر** (خوشخبری سنانے والا) **نذیر** (ڈر سنانے والا) بنا کر بھیجا ہے۔

ایک ایسی عورت کو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج میں دیکھا کہ اس کے ہاتھ پاؤں پیشانی کے ساتھ بندھے ہوئے ہیں اور سانپ بچھو اس پر مسلط ہیں تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ یہ عورت شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نکلتی اور ناپاکی کو دور نہیں کرتی تھی۔

پھر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک عورت ایسی دیکھی جو بالوں سے لٹکی ہوئی تھی اور اس کا دماغ اس طرح کھول رہا تھا جس طرح پتیلی کھولتی ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ یہ عورت اپنے بالوں کو غیر مردوں سے چھپایا نہیں کرتی تھی۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر ایک ایسی عورت دیکھی جس کا جسم آگ کی قینچی سے کاٹا جا رہا تھا سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ یہ عورت اپنا جسم اور زینت غیر مردوں پر ظاہر کرتی تھی۔

شب معراج صاحب معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک گڑھا بھی دیکھا جس میں سے آہ و بکا (چیخ و پکار) کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معلوم کرنے پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ اس میں وہ عورتیں ہیں جو ناجائز اشیاء کے ذریعے زینت کیا کرتی تھیں۔

الحاصل یہ کہ عورتوں کے حق میں (دنیا اور آخرت میں) اچھا بھی یہی ہے کہ شعبہ ہائے زندگی میں اسلامی طرز اپنائیں اور عورت کیلئے یاد رہے کہ اسلامی طرز اور عورت کی شان و وقار اور غیر مسلم عورتوں میں امتیاز کرنے والا وصف پردہ ہی ہے۔ پردہ کی اہمیت کو مزید اُجاگر کرنے اور ذہن نشین کرانے کیلئے ایسی چالیس حدیثوں (چہل احادیث) کا انتخاب پیش کیا جاتا ہے جس کا تعلق پردہ سے ہے۔

چہل احادیث ...... پردہ کے متعلق

۞......حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ عورت جب بالغ ہو جائے تو اس کے جسم کا کوئی حصّہ سوائے چہرہ اور ہتھیلیوں کے نظر نہ آئے۔ (ابوداؤد شریف)

۞......وہ عورت جو بن سنور کر اترا اترا کر نامحرم مردوں میں چلتی ہے وہ قیامت کے دن مجسم تاریکی کی مثل ہو گی جہاں روشنی کی کوئی کرن تک نہ ہو گی۔ (ترمذی شریف)

۞......جب کوئی مرد غیر عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے وہاں تیسرا شیطان ضرور ہوتا ہے۔ (ترمذی شریف)

۞...... بلاعذر شرعی نامحرم کو دیکھنے والے پر اور جسے دیکھا جائے اس پر بھی (اگر وہ قاصداً خود کو دکھائے) دونوں پر اللہ کی لعنت ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

۞......جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو نکاح کا پیغام بھیجنے لگے تو اگر اس کو دیکھنا ممکن ہو تو ضرور دیکھ لے۔ (ابوداؤد شریف)

۞......حدیث شریف میں ہے کہ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عورتوں نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھیجا انہوں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے عورتوں نے بھیجا ہے (یہ پوچھنے کیلئے) کہ مرد جمعہ، جماعت، مریض کی عیادت، جنازے میں شرکت، عمرہ و حج اور اسلامی سرحدوں کی حفاظت کے باعث خواتین پر سبقت اور فوقیت لے گئے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، واپس جاؤ اور عورتوں سے کہہ دو کہ تمہارا اپنے شوہر کیلئے بناؤ سنگھار کرنا یا حق شوہری ادا کرنا اور شوہر کی رضامندی کی کوششیں کرتے رہنا اور اس کی مرضی کی اتباع کرنا ان سب اعمال کے برابر ہے۔

ثابت ہوا کہ عورت اگر باپردہ رہ کر حدیث میں مذکورہ کام کرتی رہے تو گھر بیٹھے بڑے بڑے اعمال اور نیکیوں کا ثواب حاصل کر سکتی ہے اس حدیث میں درحقیقت پردہ میں رہنے کی تعلیم ملتی ہے۔

۞......عورت پردے میں رہنے کی چیز ہے جس وقت وہ بے پردہ ہو کر باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف، ترمذی شریف)

۞......جس نے حرام سے اپنی آنکھوں کو پر کیا اس کی آنکھوں میں جہنم کی آگ بھر دی جائے گی۔ (کیمیائے سعادت)

۞......حیاء جس چیز میں ہو اس کو سنوار دیتی ہے اور جس چیز سے نکال لی جائے اسے عیب دار کر دیتی ہے۔ (حجاب النساء)

۞......حیاء اور ایمان دونوں آپس میں ساتھ ساتھ ہیں جب ان میں سے ایک اٹھ جائے تو دوسرا بھی جاتا رہتا ہے۔ (حجاب النساء)

❁...... نہ اختلاط کرے کوئی عورت دوسری عورت سے پھر اپنے خاوند سے اس کی تعریف یوں کرے گویا وہ اسے دیکھ رہا ہو۔ (بخاری ومسلم)

❁......عورتوں کو گھروں میں رہنے کی عادت ڈالو۔ (احیاء العلوم)

❁......اللہ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں اسلئے اس نے ظاہری و پوشیدہ ہر قسم کی بے حیائیوں کو حرام فرمادیا ہے۔ (بخاری ومسلم)

❁......میری اُمّت کی عورتوں کا بہترین کام مردوں سے یکسوئی اور ان سے علیحدہ رہنا ہے۔

❁......عورت کا اپنے گھر کے اندر نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور اس کو تہہ خانے (بند کمرے) میں نماز پڑھنا گھر کے اندر نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ (الترغیب والترھیب)

❁......جو عورت خوشبو لگا کر مردوں کے پاس سے گزرے تاکہ لوگ اس کی خوشبو سونگھیں تو وہ بدچلن ہے۔ (نسائی شریف)

❁......عورت کو کھلے آسمان کے نیچے نماز پڑھنا منع ہے۔

❁......اصحاب رسول اپنی دِیواروں کے سوراخ اور دروازوں کو بند کردیتے کہ عورتیں غیر مردوں کو نہ جھانکیں۔ (احیاء العلوم)

❁...... جو عورت اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو اس کیلئے جائز نہیں کہ وہ تین راتوں کی مسافت کا سفر محرم کے بغیر کرے۔ (راوی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

❁...... جب مسلمان کی نگاہ کسی حسین اور جمیل عورت پر پڑے اور وہ فوراً اپنی نگاہ پھیر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی عبادت میں لذّت و چاشنی پیدا فرمادیتا ہے۔

❁......زنانوں کو اپنے گھر سے نکال باہر کرو۔ (ابن ماجہ شریف)

❁......دیور موت ہے عورت کو دیور سے اسی طرح دُور بھاگنا چاہئے جسطرح لوگ موت سے بھاگتے ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف، ج۲)

❁......نامحرم کو شہوت سے دیکھنا آنکھ کا زِنا ہے شہوانی باتیں سننا کان کا زنا ہے شہوانی باتیں کرنا زبان کا زنا ہے غیر محرم کو چھونا اور پکڑنا ہاتھ کا زنا ہے اس کی طرف چلنا پاؤں کا زنا ہے اور ایسی بُری خواہش کرنا دِل کا زنا ہے اور شرمگاہ اسے سچا یا جھوٹا کردیتی ہے۔ (مسلم شریف)

❁......حضرت امّ المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں موجود تھیں کہ حضرت عبداللہ بن مکتوم نے جو کہ نابینا صحابی ہیں اندر آنے کی اجازت چاہی تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو پردہ کا حکم فرمایا تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ تو نابینا صحابی ہیں ہمیں نہیں دیکھ سکتے۔تو سرکار نے فرمایا کہ کیا تم بھی نہیں دیکھ سکتیں۔ (ترمذی شریف اور ابوداؤد شریف)

۞......غیرت ایمان کی علامت ہے اور بے غیرتی نفاق کی نشانی ہے۔ (بیہقی شریف)

۞......دوزخیوں میں دو گروہ ہیں ان میں ایک ان عورتوں کا ہے جو بظاہر تو کپڑے پہنتی ہیں مگر حقیقت میں برہنہ (ننگی) ہیں یعنی اس قدر باریک اور ایسی لاپرواہی سے کپڑے پہنتی ہیں کہ انکا بدن چمکتا ہے مزید ارشاد فرمایا کہ یہ عورتیں ہرگز جنت میں داخل نہ ہوں گی اور جنت کی خوشبو نہ پائیں گی (حالانکہ جنت کی خوشبو بہت دور دور تک محسوس ہوگی)۔ (مشکوۃ شریف، ج ۲۔ سنی بہشتی زیور)

۞......اگر اچانک کسی اجنبی عورت پر نظر پڑ جائے تو دوبارہ اس پر نظر نہ ڈالو۔

۞......(مردوں کو تنبیہ کی گئی ہے کہ) راستے میں چلتے ہوئے دو عورتیں کھڑی ہوں یا جا رہی ہوں تو ان کے بیچ میں سے نہ گزریں۔ (تقریبات کے ناسور)

۞......ایک مرتبہ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ان کی بھتیجی آئیں ان کی اوڑھنی چادر باریک تھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وہ پھاڑ دی۔

۞......عورت جب پانچوں نمازیں ادا کرتی ہے رمضان کے روزے رکھتی ہے اپنی عصمت کی حفاظت کرتی ہے اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرتی ہے تو قیامت کے دن اس سے کہا جائے گا کہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔ (صحیح مسلم شریف)

۞......اللہ تعالیٰ اس قوم کی دعا قبول نہیں کرتا جس کی عورتیں (جھانجھن) بجنے والا زیور پہنتی ہوں۔

۞...... فاحشہ اور بدنام قسم کی آبرو باختہ عورتیں بھی اگرچہ مسلمان ہوں پارسا عورتوں میں نہ آنے پائیں کہ ان سے فتنہ اور شدید تر ہے۔

۞......حیاء ایمان کا حصّہ ہے۔

۞......اگر گھر میں ماں ہو تو بھی اجازت طلب کرو۔ (موطا و امام مالک)

۞......عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔ ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیور سے متعلق کیا حکم ہے فرمایا کہ

۞موت ہے یعنی دیور کے سامنے ہونا گویا موت کا سامنا ہے کہ یہاں فتنے کا زیادہ احتمال ہے۔ (بخاری و مسلم شریف)

۞......حیاء سے صرف بھلائی ہی پھیلتی ہے۔

۞......نماز بے حیائی سے روکتی ہے۔ (نماز کی پابندی سے پردہ کی اہمیت کا احساس بیدار رہتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے سامنے باپردہ جانا ہے تو بندوں کے سامنے بے پردگی کیوں کریں؟)

۞......اس مرد پر لعنت ہے جو عورت کا لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر لعنت جو مرد کا لباس پہنتی ہے۔ (ابوداوٗد شریف)

(کیونکہ اس طرح بے پردگی ہوگی مرد اور عورت کے شلوار قمیص الگ الگ طرز کے ہوتے ہیں کیونکہ عورت کو تو حکم ہے کہ آستین ایسی ہو کہ کلائی بھی چھپی رہے اور پائنچے ایسے ہوں کہ چلنے میں گٹے اور پنڈلی کھلنے یعنی نظر آنے کا احتمال نہ رہے۔)

۞...... بڑھیا کے سلام کا جواب آواز سے دیں اور جوان عورت کے سلام کا جواب اتنا آہستہ دیں کہ وہ نہ سنے البتہ اتنی آواز لازمی ہے کہ جواب دینے والا خود سن لے۔

۞......اس گھر میں فرشتے نہیں آتے جس (گھر) میں جھانجھ (بجنے والا زیور) ہو۔ (ابوداوٗد شریف)

۞......جو عورت بھی دکھانے کیلئے خوشبو وغیرہ لگا کر نکلے کہ لوگ اسے دیکھیں تو وہ اللہ عزوجل کے غضب میں داخل ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ اپنے گھر آئے۔ (راوی حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

۞......حضرت وحیہ ابن خلیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں قباطی کپڑے لائے گئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اس میں سے ایک قبطی عطا فرمایا اور فرمایا کہ اس کے دو ٹکڑے کر لو ان میں سے ایک کی قمیص بنالو اور دوسرا اپنی بیوی کو دے دو وہ اس کا دوپٹہ بنالے اور پھر جب انہوں نے جانے کیلئے پیٹھ پھیری تو فرمایا کہ اپنی بیوی سے کہہ دو کہ اس کے نیچے اور کپڑا رکھ لے جو ظاہر نہ ہونے دے۔ (ابوداوٗد شریف)

۞......شرم وحیاء کی اہمیت کا اندازہ بخاری شریف میں درج اس فرمان سے ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کنواری جوان لڑکی سے زیادہ شرمیلے تھے۔ اس حدیث میں ان خواتین کیلئے عبرت ہے جو باریک دوپٹہ استعمال کرتی ہیں یا جو بالکل دوپٹہ سر پر رکھتی ہی نہیں ہیں۔

مناجات

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیِ دیدار حسنِ مصطفٰے کا ساتھ ہو

یا الٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات
اُن کے پیارے منہ کی صبحِ جانفزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دارو گیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہِ جو دو عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی سرد مُہری پر ہو جب خورشیدِ حشر
سیّدِ بے سایہ کے ظِلّ لِوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمیِ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی نامۂ اعمال جب کُھلنے لگیں
عیب پوشِ خلق ستارِ خطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں
اُن تبسم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب حسابِ خندۂ بیجا رُلائے
چشمِ گریانِ شفیعِ مرتضٰی کا ساتھ ہو

یا الٰہی رنگ لائیں جب مری بے باکیاں
اُن کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب چلوں تاریک راہ پُل صراط
آفتابِ ہاشمی نور الہدٰی کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے
رَبِّ سَلِّمْ کہنے والے غمزدا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جو دُعائے نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب سے آمیں رَبَّنا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب رضاؔ خوابِ گراں سے سر اٹھائے
دولتِ بیدار عشقِ مصطفٰے کا ساتھ ہو

(امام اہلسنّت مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضاؔ خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

انسان کے نام نصیحت نامہ

تو ہی اکیلا جائے گا آئے گی تیری موت جب
اور قبر میں گھبرائے گا آئے گی تیری موت جب

تجھ کو تیرے احباب ہی کاندھوں پہ لے کے جائیں گے
کچھ بھی نہ پھر کام آئے گا آئے گی تیری موت جب

کر لے تو اب بھی نیک عمل تجھ کو ملے گا اس کا پھل
ورنہ بہت پچھتائے گا آئے گی تیری موت جب

دنیا کی یہ رنگینیاں بے چین رکھتی ہیں تجھے
ان سے نہ تو بھر پائے گا آئے گی تیری موت جب

دنیا ہے دارالامتحان تو جھیل اس کی سختیاں
ناکام ورنہ جائے گا آئے گی تیری موت جب

یہ زور و زر یہ ظاہری منصب یہ عیش و راحتیں
سب کچھ یہیں رہ جائے گا آئے گی تیری موت جب

کیا کیا یہاں تو نے کیا اس کا ہے تجھ کو پتہ
کیا منہ وہاں دکھلائے گا آئے گی تیری موت جب

تو تو شفق سرکار کی اُلفت سے مالا مال ہے
تجھ پر کرم ہوجائے گا آئے گی تیری موت جب

سلام بحضور سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اے مدینے کے شہریار سلام
اے زمانے کے تاجدار سلام

خاک طیبہ بنے میری ہستی
عرض کرتا ہے یہ خاکسار سلام

پھر مدینے میں کب بلاؤ گے
تم سے کہنا ہے انتظار سلام

خلد کہتی ہے مدینے سے
تجھ پہ اے خلد کی بہار سلام

موتیوں کو سجائے پلکوں پر
کہتی ہے چشم اشک بار سلام

اپنی الفت کا ایسا جام پلا
جس کا بڑھتا رہے خمار سلام

دردِ الفت میں دے مزہ ایسا
دل نہ پائے کبھی قرار سلام

اپنے اختؔر کا لو سلام شہا
تم پہ اے جانِ قرار سلام

(تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی اختر رضا خان قادری بریلوی دام ظلہ علیہ)

اخذ و استفادہ

١......فیضانِ سنت......از......امیر اہلسنّت مولانا محمد الیاس صاحب عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ۔

٢......جنتی زیور......از......شیخ الحدیث علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی مجددی۔

٣......چادر اور چار دِیواری......از......مفتی محمد خلیل خاں برکاتی۔

٤......خواتین اور دینی مسائل......از......علامہ شاہ تراب الحق قادری۔

٥......تفہیم المسائل، جلد اوّل/جلد دوئم......از......مفتی پروفیسر منیب الرحمٰن۔

٦......بہشتی زیور......از......مفتی محمد خلیل خاں برکاتی۔

٧......حجاب النساء......از......محترمہ نصرت فاطمہ قادری عطاری۔

٨......رہبرِ زندگی مع طب نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم......از......سیّد محمد سعید الحسن شاہ۔